پاکستان عوامی تحریک

pat.com.pk

عوام سب سے پہلے

منشور 2002

عوام سب سے پہلے

منشور 2002

پاکستان عوامی تحریک

(ایکشن پلان 2002ء)

عوام سب سے پہلے

مرکزی سیکرٹریٹ: 365، ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور
فون: 3-042-5169111، فیکس: 042-5168184
ایکشن ہاٹ لائن: 111-140-140
http://www.PAT.com.pk
E-mail: info@pat.com.pk

عوام سب سے پہلے

فہرست

۱۔	پاکستان عوامی تحریک کا تصورِ پاکستان	5
۲۔	ملکی ترقی کے لئے ہمارے دس سالہ اہداف	12
۳۔	ملک کی مجموعی اقتصادی صورتحال اور حل طلب مسائل	13
۴۔	تعلیم (Education)	19
۵۔	معیشت (Economy)	23
۶۔	زراعت (Agriculture)	25
۷۔	صنعت (Industry)	27
۸۔	تجارت (Trade)	28
۹۔	ٹیکس کا شفاف نظام (Fair Taxation)	29
۱۰۔	غربت کا خاتمہ (Poverty Alleviation)	30
۱۱۔	مزدوروں اور محنت کشوں کی غربت کا خاتمہ (Poverty Alleviation of Labour)	32
۱۲۔	روزگار (Jobs)	33
۱۳۔	صحت (Health)	33
۱۴۔	بہتر حکومتی نظم و نسق (Good Governance)	36
۱۵۔	اِنصاف (Justice)	37
۱۶۔	کرپشن (Corruption)	38

فہرست

۱۷۔ جرائم اور قانون (Crime & Law) 40

۱۸ مواصلات (Communications) 42

۱۹۔ خواتین (Women) 42

۲۰۔ اقلیتیں (Minorities) 43

۲۱۔ نوجوان (Youth) 43

۲۲۔ کھیل (Sports) 44

۲۳۔ سیاحت (Tourism) 44

۲۴۔ آرٹ اور کلچر (Art & Culture) 45

ہماری سات ترجیحات

۱۔ تعلیم

۲۔ معیشت

۳۔ غربت

۴۔ صحت

۵۔ اِنصاف

۶۔ امن وامان

۷۔ ٹیکنالوجی

پاکستان عوامی تحریک کا تصورِ پاکستان

ہمارا منشور:

- ملکی ترقی کا ایجنڈا ہے۔
- اِقتصادی اِستحکام کا منصوبہ ہے۔
- عوام کی خوشحالی کا عملی پروگرام ہے۔
- قومی اِعتماد کی بحالی کا لائحہ عمل ہے۔
- آزاد، خودمختار اور روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔

اور

- جدید اِسلامی جمہوری فلاحی ریاست کا مثالی خاکہ ہے۔

عوام سب سے پہلے

ہمارا منشور بہت سادہ ہے

یہ کہ پاکستان عظیم ہے، عظیم تر ہوسکتا ہے، اور اِنشاء اللہ عظیم ترین ہوکر رہے گا۔

صرف ایسے ویژن کی ضرورت ہے جس میں تجدید ہو، وسعت ہو، عملیت ہو، مقصد ہو، قوت ہو، اور تحرّک ہو۔

ایسی پالیسی کی ضرورت ہے جس میں اپروچ سائنٹیفک ہو، سوچ عملی ہو، مقاصد اِنقلابی ہوں، طریقے جدید ہوں اور منصوبے شفاف ہوں۔

ایسے نظام کی ضرورت ہے جس کی بنیاد عدل، مؤاخات اور مساوات پر ہو، جس میں میرٹ مراعات پر مقدم ہو، جس میں نفع بخشی نفع اندوزی پر ترجیح پائے، جس میں مواقع چند ایک کو نہیں سب کو یکساں فراہم ہوں، جس میں عوام کو حقوق اُن کی دہلیز پر ملیں، جس میں دیانت کی زندگی باعزت طور پر بسر ہو سکے اور جس میں قانون اِس قدر سخت اور طاقتور ہو کہ کرپشن ممکن نہ رہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ایسی قوم اور معاشرہ وُجود میں آئے:

- جس میں تمام صوبے، ضلعے، علاقے اور خطّے خوشحالی، ترقی، وسائل کی تقسیم اور اِنصاف کی فراہمی میں برابر کا حصہ پائیں۔
- جس میں پورے 14 کروڑ عوام کو خوراک، لباس، رہائش، تعلیم، علاج، روزگار اور اِنصاف بنیادی حقوق کے طور پر مہیا ہوں اور حکومت اُن کی باضمانت فراہمی کی ذِمہ دار ہو۔
- جہاں صنعت، زراعت، تجارت اور اَفرادی محنت کے ہر میدان میں معاشی ترقی و اِستحکام کی ایسی پائیدار بنیادیں قائم ہوں کہ ملک اِقتصادی آزادی سے بہرہ یاب ہو سکے۔
- جہاں تمام ضروریاتِ زندگی کی فراہمی کے ساتھ ساتھ عوام کا معیارِ زندگی بین الاقوامی پیمانہ کے مطابق اِس طرح بلند ہو کہ ہر شخص پر ترقی کی راہیں کھل جائیں۔
- جہاں پبلک اور پرائیویٹ دونوں سیکٹرز میں تمام سہولیاتِ زندگی بین الاقوامی معیار کے مطابق نہ صرف فراہم ہوں بلکہ اُن تک عوام کی دسترس بلا اِمتیاز، فوری اور نہایت آسان بنا دی جائے۔
- جہاں علوم وفنون کا بین الاقوامی معیار، جدید سائنس اور ٹیکنالوجی قومی ترقی کا راز ہو۔
- جہاں محنت، عزم، امانت اور قابلیت ہر شخص اور پوری قوم کا زیور ہو۔
- جہاں جرم کو قانون اور اِحتساب کے مضبوط شکنجے میں اِس طرح جکڑ دیا جائے کہ ظلم، جبر، اِستحصال اور فریب معاشرے میں پنپ نہ سکیں۔

عوام سب سے پہلے

- جہاں اِنسانی حقوق اور سیاسی، مذہبی، ثقافتی اور سماجی آزادیوں کا پورا پورا اِحترام اور تحفظ ہو۔
- جہاں ہر قسم کی آمریت اور اِختیارات کی مرکزیت ختم کر کے عوام کو اِقتدار اور اِختیار میں شریک کر دیا جائے۔
- جہاں **اِسلام** کی عالمگیر تعلیمات کا ایسا فروغ ہو کہ ہر قسم کی دہشت گردی اور اِنتہا پسندی کا مکمل خاتمہ ہو اور معاشرہ اَمن، اِعتدال، رواداری، ڈائیلاگ اور بین المذاہب ہم آہنگی کا آئینہ دار بن جائے۔
- جہاں **عوام** کو ایسی محفوظ اور پُرسکون زندگی میسر ہو کہ وہ بھوک، خوف، غربت، بے روزگاری، محرومی اور بے کاری کے بحرانوں سے نجات پا کر نہ صرف اپنی عزتِ نفس اور خود اِعتمادی بحال کر سکیں بلکہ اِرتقاء پذیر عالمی معاشرے میں قومی تشخص کے ساتھ باوقار کردار بھی ادا کر سکیں۔
- جہاں **جمہوریت**، معاشی، سماجی اور سیاسی سطحوں پر طرزِ فکر و عمل، کلچر اور نظام کے طور پر یوں مستحکم ہو کہ اِختلافِ رائے کا اِحترام، باہمی برداشت اور رواداری، مشاورت و شراکت، تقسیمِ کار و اِختیار، مسلّمہ اِنسانی آزادیوں کا اِحترام، معاشی عدل و اِنصاف اور سماجی برابری جیسے اُصول معاشرے کا فطری کردار بن جائیں۔ اور ایک ایسا ترقی پسند نظام وُجود میں آئے جہاں حکمران کمزور اور عوام طاقتور ہوں، افراد کمزور اور اِدارے طاقتور ہوں، صوابدید کمزور اور قانون طاقتور ہو تاکہ غریب کا معاشی اِستحصال، کمزور پر سماجی ظلم اور مخالف پر سیاسی جبر ناممکن ہو جائے۔
- اِس کے نتیجے میں **پاکستان** ایک ایسے عظیم ملک کے طور پر دُنیا میں اُبھرے گا جس کا خواب علامہ اِقبالؒ نے دیکھا، اور جس کی تعبیر قائداعظمؒ نے اپنی عملی جدوجہد سے مہیا کی، پاکستان عوامی تحریک اُس کی تکمیل کی ضمانت فراہم کرے گی۔

پاکستانی تاریخ کی پچھلی کئی دہائیوں میں سیاسی قیادتوں اور حکومتی جماعتوں نے بہت سے منشور دیئے اور کئی وعدے کئے، مگر وہ پورے نہ ہوئے۔ مسلسل دھوکوں، فریبوں اور وعدہ خلافیوں کے باعث سیاست، اِنتخابات اور حکومت پر سے عوام کا اِعتماد اُٹھ چکا ہے۔ اِس لئے عوام کی دو تہائی اکثریت پچھلے کئی سالوں سے ووٹ کا اِستعمال بھی نہیں کرتی اور ہر لیڈر کی بات کو 'فریب' سمجھتی ہے۔ اِن حالات میں:

- **ہم** یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں سیاست، اِنتخابات اور حکومت پر عوام کا اِعتماد پھر سے بحال کرنا ہے۔
- **ہم** نے عوام سے کئے ہوئے وعدے پورا کرنے کی روایت قائم کرنی ہے، مگر ہم یہ بات اپنے عمل سے ثابت کریں گے کہ ہماری حکومت 'خواص' کے مفاد میں نہیں بلکہ 'عوام' کے مفاد میں مساویانہ بنیادوں پر اِقدامات کر رہی ہے۔
- **ہم** نے معاشرے کی جملہ ناہمواریوں اور نااِنصافیوں کا خاتمہ کر کے ایسی مثالی اِنسانی سوسائٹی اور عملی ویلفیئر سٹیٹ کو وجود میں لانا ہے، جس میں اِس بات کی ضمانت ہو کہ:
  - جو باصلاحیت ہوں اُنہیں موقع ملے
  - جو ہنر مند ہوں اُنہیں کام ملے
  - جو کام کریں اُنہیں ترقی ملے
  - جو محروم ہوں اُنہیں سیکیورٹی ملے

عوام سب سے پہلے

- جو محنت کریں اُنہیں عزت ملے
- جو بچت کریں اُنہیں انعام ملے
- اور جو خدمت کریں اُنہیں اِکرام ملے

❁ ہم نے اِستحصال، رشوت، نااِنصافی اور کرپشن کے خلاف جنگ کر کے اُن کے اِمکانات کو Zero Level of Tolerance تک پہنچانا ہے اور اُوپر سے نیچے تک قوانین اور پالیسیوں کے پورے سٹرکچر کو شفاف (Transparent) بنا کر پورے نظام کو عدل وامانت کا آئینہ دار اور مکمل طور پر قابلِ اِعتماد بنانا ہے۔

پاکستان عوامی تحریک

ایک ایسی وسیع البنیاد قومی جماعت، مشن اور تحریک ہے جو بلا تفریقِ مرد و زن، رنگ و نسل اور فرقہ و مذہب اقلیتوں سمیت ملک کے تمام طبقات کی نمائندگی کرتی ہے:

❁ یہ عدل، ترقی، اِستحکام اور آزادی کے بین الاقوامی اُصولوں کو نظام کی شکل دینا چاہتی ہے۔

❁ یہ دائیں اور بائیں کی فرسودہ سامراجی تقسیم سے پاک ہے۔ ناکام، جامد، تنگ اور رجعت پسندانہ اَفکار سے بلند ہے اور ہر قسم کی فرقہ واریت، اِنتہاء پسندی اور دہشت گردی کے خلاف صف آراء ہے، اور امن، دوستی، اِعتدال اور اِرتقاء کی شاندار اسلامی، فلاحی اور جمہوری راہوں پر گامزن ہے۔

❁ یہ اجتماعی بہتری، عوامی خوشحالی اور ملکی ترقی کے لئے تنہائیت پسندی (Isolationism) کو مسترد کر کے شراکتی اور عالمی جمہوریت، مارکیٹ اکانومی، گلوبل انٹرایکشن اور ریجنل کوآپریشن پر یقین رکھتی ہے تاکہ پاکستان بین الاقوامی برادری کے ساتھ قدم بہ قدم تیز رفتار سفر میں شریک ہو سکے۔

❁ یہ وسائل کی منصفانہ تقسیم اور عوام کی معاشی ترقی کے عمل میں شراکت اور قومی دولت و وسائل میں اِضافہ کے لئے پبلک، پرائیویٹ اور رضاکارانہ، سہ فریقی پارٹنر شپ کے نظام کو فروغ دینا چاہتی ہے تاکہ انڈسٹری، ایگریکلچر، تجارت، اَفرادی قوت و محنت اور جدید ٹیکنالوجی کے تمام شعبوں میں تخلیقی عمل تیز رفتاری سے آگے بڑھے۔

❁ یہ ملک کو اَمنِ عامہ کی بحالی، اِنسانی حقوق کی صورتحال میں بہتری اور معاہدات میں مکمل پاسداری کی ضمانت کے ساتھ سرمایہ کاری اور تجارتی منافع کے لئے ایسا شفاف، سازگار اور محفوظ ماحول دینا چاہتی ہے جس میں اندرونی اور بیرونی سرمایہ کار، اوورسیز پاکستانی اور بین الاقوامی کمپنیاں سرمایہ کاری اور تجارتی سرگرمیوں میں رغبت اور کشش محسوس کریں۔

❁ یہ ایسی سوسائٹی تعمیر کرنا چاہتی ہے جہاں بچوں سے بوڑھوں تک ہر مرد و زن کے لئے صحیح تعلیم، صحیح غذائیت، صحیح حفظانِ صحت، صحیح مکانیت، صاف سڑکیں، صحت افزاء ماحول، ضروری سہولتیں اور وسائلِ زندگی بآسانی دستیاب ہوں۔

❁ یہ ایسے مالی سسٹم پر یقین رکھتی ہے جس میں ٹیکس برداشت کی حد میں ہوں، وصولی کے طریقوں میں کوئی خوف، دباؤ اور کرپشن نہ ہو، سوسائٹی کو محسوس طور پر اُن محصولات کا ریٹرن ملے اور اُن کا مصرف ملک اور قوم کی ترقی اور خوشحالی ہو۔

عوام سب سے پہلے

- یہ ایسے سیاسی فلسفے پر یقین رکھتی ہے جس کے عناصر میں آزادی، برابری، جمہوریت، اِنفرادیت، قانون کی حکمرانی، معاشی اور سماجی عدل، مفادِ عامہ، شفافیت، اِحتساب، خودکفالت، اِنسانی حقوق کی ضمانت اور عدمِ مرکزیت شامل ہیں۔
- یہ ایسی اِصلاحات میں یقین رکھتی ہے جن میں اچھی حکومت کا قیام، پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی، اِنسانی وسائل کی تنظیم اور فروغ، تعلیم وصحت اور دیگر سوشل سیکٹرز کی بہتری، پیداواری اِضافہ، بہبودِ آبادی، زراعت، محنت، آبپاشی اور دیگر قدرتی وسائل کی ترقیاتی منصوبہ بندی، ماحولیاتی صحت، کلچر، سپورٹس، صحت مند تفریح کی افزائش، جرائم کا خاتمہ اور اِنصاف کی جلد دستیابی جیسی ترجیحات شامل ہیں۔

اِس فیوچر ویژن (Future Vision) کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت اور عوام کے تعاوُن سے میں پاکستان کی تعمیرِ نو کرنا چاہتا ہوں:

- چودہ کروڑ عوام کے چہروں پر اِطمینان، خوشی اور عزم واِعتماد کی چمک دیکھنا چاہتا ہوں۔
- پاکستانیوں کو نہ صرف ایشیا بلکہ دنیا کی ترقی یافتہ اَقوام میں فخر اور تمکنت کے ساتھ آگے بڑھتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔

یہ سب کچھ سوفیصد ممکن ہے مگر اِس عظیم Vision کو حقیقت میں بدلنے کے لئے اہل قیادت چاہیے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ معمار پرانے ہی رہیں مگر عمارت نئی بن جائے،

اگر آپ چاہتے ہیں کہ قیادت پرانی ہی رہے مگر قوم کا مستقبل نیا تعمیر ہو جائے، تو ایسا کبھی نہیں ہوسکتا، نئے مستقبل کے لئے نئی قیادت کی ضرورت ہے اور وہ قیادت صرف **پاکستان عوامی تحریک** فراہم کر رہی ہے۔

عوام سب سے پہلے

یہ **Vision** میرا وعدہ ہے، مگر اِس کے ایفاء کے لئے آپ اپنا فرض ادا کریں، اور وہ یہ کہ **پاکستان عوامی تحریک** کی حکومت لائیں، جس کے نتیجے میں پاکستان ایک ایسا عظیم ملک بن کر عالمی اُفق پر روشن ہوگا:

جس کی معیشت مضبوط ہوگی

جس کا نظام مستحکم ہوگا

جس کے عوام خوشحال ہوں گے

جس کی پارلیمنٹ بالاتر ہوگی

جس کا قانون طاقتور ہوگا

جس کی عدلیہ آزاد اور دادرس ہوگی

جس کا دفاع ناقابلِ تسخیر ہوگا

جس کی ترقی تیز رفتار ہوگی

جس کے مرد پختہ عزم ہوں گے

جس کی عورتیں ملکی ترقی میں شریکِ کار ہوں گی

جس کے جوان قومی عظمت و اِفتخار کی علامت ہوں گے

جس کے بچے عظیم اُمنگوں کے امین ہوں گے

جس کی اقلیتیں مطمئن اور پرسکون ہوں گی

جس کے مزدور صنعتی تخلیق کے شاہکار ہوں گے

جس کے کسان جدید زرعی اِنقلاب کے فنکار ہوں گے

جس کے سکول اور کالج جدید ٹیکنالوجی کے مراکز ہوں گے

جس کے افسران و ملازمین مستعد، خداترس اور دیانتدار ہوں گے

جس کے گھرانے باہمی اُخوت و یگانگت کی اِکائیاں ہوں گی

عوام سب سے پہلے

اور جس کی مسجدیں اور عبادت گاہیں امن، سکون، محبت، رواداری اور پرہیزگاری کی تربیت گاہیں ہوں گی۔

اِنشاءاللہ

ہم پاکستان کو عظیم بنائیں گے، عظیم تر بنائیں گے۔

یہ عالمِ اِسلام کو لیڈ کرے گا

یہ ایشیا میں لیڈنگ رول ادا کرے گا

یہ ترقی پذیر دُنیا کو لیڈ کرے گا

یہ پوری دُنیا کے لیڈنگ ماڈلز میں سے ایک ہوگا

یہ ناقابلِ تسخیر ہوگا

یہ ناقابلِ شکست ہوگا

دُنیا اِس کی خوشحالی، اِستحکام اور ترقی دیکھ کر حیرت زدہ رہ جائے گی۔

محمد طاہر القادری

عوام سب سے پہلے

ہمارا عہد، ہمارا پروگرام
ملکی ترقی کے لئے ہمارے دس سالہ اہداف

عوام:

۱۔ پوری قوم اور آئندہ نسلوں کے لئے وسیع تر بنیادوں پر ہر سطح کی معیاری تعلیم
۲۔ ہر علاقے میں ہر بے گھر کے لئے گھر، ہر بے روزگار کے لئے روزگار
۳۔ ہر غریب کے لئے مفت علاج، ہر مریض کے لئے تیز رفتار میڈیکل سروس
۴۔ ہر بچے کے لئے صلاحیت کے مطابق مواقع
۵۔ ہر خاندان کے لئے ضرورت کے مطابق وسائل
۶۔ ہر ملازم کے لئے محنت کے مطابق ترقی
۷۔ ہر پنشنر کے لئے سیکیورٹی
۸۔ ہر مزدور کے لئے باعزت زندگی
۹۔ ہر بے زمین کسان کے لئے زرعی زمین کا قطعہ
۱۰۔ عورتوں کے لئے تحفظ اور برابر سول حقوق
۱۱۔ اقلیتوں کے لئے تحفظ اور برابر آزادی
۱۲۔ طاقتور قانون، فوری اور سستا اِنصاف، مجرموں پر سخت گرفت، جرائم اور اسبابِ جرائم کا خاتمہ
۱۳۔ ملک بھر کے 75% سکولوں اور کالجوں کی ووکیشنل ٹیکنیکل انڈسٹریل، ایگریکلچرل، کامرس، کمپیوٹر، بزنس، ہیومن ریسورسز اور دیگر سائنسی اور سپیشل تعلیم کی طرف منتقلی۔

پاکستان:

۱۴۔ پائیدار اِقتصادی ترقی اور اِستحکام

عوام سب سے پہلے

۱۵۔ ہر گاؤں میں زرعی صنعت

۱۶۔ شہری آبادیوں میں ہر جگہ چھوٹی گھریلو صنعت

۱۷ مقامی اور بیرونی کاروبار کے لئے محفوظ اور سازگار ماحول

۱۸۔ ملک کے تمام علاقوں میں مقامی اور بیرونی پاکستانی سرمایہ کاروں کے لئے نئے انڈسٹریل زون اور ترقی یافتہ انڈسٹریل سٹرکچر

۱۹۔ بین الاقوامی ٹریڈ، فنانس، ایڈوانس ٹیکنالوجی اور ہائی ٹیک اِنڈسٹری کے لئے ملک کے تمام صوبوں اور علاقوں میں بزنس پارکس (Business Parks) اور ہائی ٹیک سیٹیز کے ذریعے ملک بھر میں تیز رفتار جدید صنعتی اِنقلاب

۲۰۔ سائنس، آرٹ، کلچر، تفریح اور ٹورزم کے لئے ملک کے تمام علاقوں میں 'سائنس اینڈ کلچر ورلڈز' (Science & Culture Worlds)

۲۱۔ تمام صوبوں کے بڑے شہروں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ اور بین الاقوامی ترقی سے ہم آہنگی کے لئے 'اِنفارمیشن ٹیکنالوجی ویلیز' (IT Vallies)

۲۲۔ بلا جواز مراعات، رشوت، کرپشن، دباؤ اور استحصال پر مبنی امتیازی قوانین، پالیسیوں، کلچر اور اِمکانات کا خاتمہ اور ملک بھر میں ہر ایک کے لئے یکساں قانون اور مساویانہ ماحول

۲۳۔ ملک بھر میں تمام شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان ہائی سپیڈ ایکسپریس ویز، الیکٹرک ٹرانسپورٹیشن اور تیز رفتار کمیونیکیشن نیٹ ورک سسٹم۔

۲۴۔ تاجر طبقات کے لئے موجودہ پریشان کن "اِنکم ٹیکس سسٹم" کا مکمل خاتمہ۔ اس کی جگہ "ٹرانزیکشن بیسڈ ٹیکس سسٹم" کا اجراء۔ وصولیاتی نظام کی تشکیلِ نو، نہ سرکاری تشخیص نہ انسپکٹر، نہ ویلتھ اور کیپیٹل ٹیکس، نہ رہائشی پراپرٹی ٹیکس...... خودکار تشخیص اور خودکار ادائیگی۔

۲۵۔ ملکی معیشت کے دستاویزی نظام کی الیکٹرانک اور ڈیجیٹل سسٹم میں منتقلی اور تمام شعبہ جات کے لئے نیشنل انفارمیشن انفراسٹرکچر۔

۲۶۔ نئے ڈیم، مزید بجلی، نئی کینالز، مؤثر آبپاشی، پانی کی منصفانہ تقسیم، بنجر زمینوں پر جنگلات، ماحولیات کی حفاظت اور زراعت میں انقلاب۔

ملک کی مجموعی اِقتصادی صورتحال اور حل طلب مسائل

- 90ء کی دہائی میں میکرو اکانومک اور مائیکرو اکانومک دونوں سیکٹرز میں تنزلی ہوئی ہے۔ جو افراطِ زر اور ادائیگیوں کے عدمِ توازن کا باعث بنی ہے۔ اس سے قرضوں کے بوجھ میں اضافہ، معاشی پیداوار میں کمی اور سرمایہ کاری کے مواقع بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔
- G.D.P. کی شرح نمو 80ء کی دہائی میں 6.1% تھی جو 92-91 میں 7.7% تک گئی۔ اس کے بعد گراوٹ اور عدم استحکام کا عمل شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ 1996ء سے 1999ء تک اوسط شرح نمو 2.7% رہی۔ 12 اکتوبر 1999ء کی تبدیلی کے بعد دوبارہ اضافہ ہوا اور 2000-99ء میں 3.9% ہوئی۔ بعد ازاں 01-2000ء کی خشک سالی اور قحط نے پھر قومی پیداوار کو ہر سیکٹر میں بری طرح متاثر کیا اور شرح نمو کم ہو کر 2.6% تک آ گئی۔

عوام سب سے پہلے

مجموعی قومی پیداوار کی شرح نمو کا یہ جائزہ ہماری قومی معیشت کی غلط پالیسی اور عدم استحکام کا واضح ثبوت ہے۔ اِس اِنحطاط میں مینوفیکچرنگ، ٹیکسٹائل، شوگر، بڑے اور چھوٹے انڈسٹریل سیکٹرز، چھوٹی انجینئرنگ اور کنسٹرکشن انڈسٹری وغیرہ سب شامل ہیں۔

بڑی انڈسٹرِی کی پیداواری پوزیشن اور اِنویسٹمینٹ

پچھلے عرصہ میں ہمارا سب سے بڑا المیہ یہ رہا ہے کہ ہماری اقتصادی پالیسیوں کا مرکز و محور بھی ملکی اور قومی مفاد کے بجائے ذاتی اور خاندانی مفاد تھا مقصود ملک کا معاشی استحکام نہیں بلکہ اپنی کرپشن کا فروغ اور توسیع تھا جس کی وجہ سے 90ء کی دہائی میں ہمارے خطے یعنی ایسٹ اور ساؤتھ ایسٹ ایشیاء کے ممالک تیز رفتاری سے ترقی کرتے چلے گئے ہیں مگر ہم عبرتناک تباہی کے کنارے آ کھڑے ہوئے ہیں۔

ہماری بڑے پیمانہ پر انڈسٹریل پیدوار (LSM) کی شرح اضافہ کا مختصر موازنہ یہ ہے کہ بغیر چینی (Sugar) کے 97-1996ء میں دیگر تمام مصنوعات میں ہمارا مجموعی پیدواری اضافہ 1.9% تھا 98-97ء میں 0% ہوگیا، 99-98ء میں 3.5% تھا جو کہ تبدیلی حکومت کے بعد 2000-99ء میں بڑھ کر 6.5% ہوا اور 01-2000ء میں مزید بڑھ کر 8.1% ہوگیا۔

یہ امر خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ 98-97ء میں Growth منفی (-) سے اٹھ کر (0) تک بھی فقط اس لئے ہوئی کہ صرف چینی کا پیداواری اِضافہ 45.7% تھا (اس کی وجہ ساری دنیا کو معلوم ہے) اور جب چینی کو الگ رکھ کر بقیہ تمام پیدوار کی شرح نکالی تو وہ 0% رہی۔ اور اب دوسرا رخ بھی ملاحظہ ہو کہ 2000-99ء میں چینی کی پیداوار 24.1% تھی مگر اس کے بغیر بقیہ تمام پیدوار کی شرح 6.5% تک پہنچ گئی۔ اور پچھلے سال 01-2000ء میں چینی کی پیداوار 45.7% کے مقابلے میں صرف 6.4% تھی مگر بقیہ پیداواری اضافہ 8.1% ہوگیا ہے۔ ہم محض اپنے مفاد کیلئے ایک انڈسٹری کو فائدہ پہنچانے کی خاطر ملک کی دوسری تمام انڈسٹریز کو نظر انداز کر کے تباہ کرتے رہے ہیں۔

زرعی پیداوار کی شرحِ نمو

ہماری معیشت کا زیادہ تر اِنحصار زراعت پر ہے کیونکہ صرف زراعت کا حصہ ہماری .G.D.P میں 25% ہے اور ملک بھر کی افرادی قوت میں 44% ہے۔ اس لئے یہ صورتحال سب سے بڑھ کر تشویشناک ہے کیونکہ 92-1991ء میں زراعت کی شرح نمو 9.5% تھی جبکہ 99-98ء میں 2% رہ گئی۔ پھر 00-99ء میں 6.1% ہوئی اور قحط سالی کے بعد 01-2000ء میں -2.5% ہوگئی۔ گویا دھائی کی ابتداء 95% تھی اور اس کا اختتام -25% پر ہوا جبکہ کپاس، چاول، گنا اور گندم ایسی بنیادی فصلوں میں 92-91ء میں شرح نمو 15.5% تھی۔ اور 99-98ء میں گر کر 0.2% رہ گئی۔ 00-1999ء میں حکومتی تبدیلی کے بعد دوبارہ بڑھ کر 15.1% ہوئی مگر قحط سالی کے باعث 01-2000ء میں پھر -10.5% ہوگئی۔ اس موازنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم آج تک زرعی پیداوار میں استحکام کیلئے بھی ٹھوس میکینکل منصوبہ بندی نہیں کر سکے۔ یہ غلط پالیسیوں اور موسمی تبدیلیوں کے باعث انتہائی عدم استحکام کا شکار رہی ہے۔

مالیاتی اور زری پالیسی کا المناک معاملہ

1948ء میں سٹیٹ بنک کا قیام عمل میں آیا اور 11 جولائی 1950ء کو روپے کی سرکاری قیمت .U.S ڈالر کے مقابلے میں **3.30** روپے مقرر

کی گئی۔ جو دسمبر 1958ء تک برقرار رہی۔ یہ پہلے دس سالہ دور کا استحکام تھا۔

بعدازاں روپے کی قیمت کی کمی (Devaluation) کا عمل شروع ہوا جس کے نتیجے میں 1982ء تک ڈالر کے مقابلہ میں روپے کی قیمت **9.90** ہو چکی تھی جو 1992ء میں **34.592** روپے ہوئی اور جولائی 1999ء تک **62.754** روپے ہو گئی تھی۔ اب 11 ستمبر 2001ء کے بعد بین الاقوامی حالات کے باعث قدرے بہتری ہوئی ہے۔

بیرونی سرمایہ کاری (F.P.I) کی کمی

موجودہ زمانہ میں ترقی پذیر ملکوں کی اقتصادی ترقی اور استحکام کا ایک بنیادی راز ان کا بین الاقوامی مالیاتی اور تجارتی منڈیوں سے وابستہ ہونا اور بیرونی سرمایہ کاری کیلئے سازگار ماحول فراہم کرنا ہے مگر ہم پچھلے کئی سالوں سے اس میدان میں بھی انحطاط کا شکار ہیں ہمارے ہاں غلط، نا قابل اعتماد غیر مستحکم اور تیزی سے تبدیل ہونے والی پالیسیوں کے باعث بیرونی سرمایہ کاری بھی تسلسل سے کم ہوتی چلی گئی ہے۔

1995-96ء میں ہمارے ملک میں فارن پرائیویٹ انوسیٹمنٹ (F.P.I) **1.4** بلین ڈالر تھی۔ جو 97-98ء (جولائی۔ مارچ) میں گر کر **639.9** ملین ڈالر ہوئی اور 98-99ء (جولائی۔ مارچ) میں مزید کم ہو کر **300.7** ملین ڈالر رہ گئی تھی جو ابھی تک سنبھل نہیں سکی۔ ڈائریکٹ اور پورٹ فولیو، دونوں شعبوں کی **سرمایہ کاری** میں مسلسل بحران ہے۔ یہی پوزیشن اکانومک گروپ کی شکل میں براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری (F.D.I) کی بھی ہے۔

یہ جولائی۔ مارچ 1997-98ء میں **436.1** ملین ڈالر رہ گئی تھی اور 98-99ء کے اسی دور میں مزید گر کر **296.1** ملین ڈالر رہ گئی۔ 99-2000ء میں 360.5 ملین ڈالر تک گئی اور اب 2000-01ء کے انہی مہینوں میں دوبارہ **232.3** ملین ڈالر تک گر گئی ہے۔ گویا ہم ابھی تک بیرونی سرمایہ کاری کیلئے اعتماد بحال کر سکے ہیں نہ ماحول سازگار بنا سکے ہیں۔

بیرونی قرضہ جات کا اضافہ

ہمارا بیرونی واجب الادا قرض جو 1980ء میں 9.9 بلین ڈالر تھا اب تقریباً 38 بلین ڈالر ہے۔ واضح ہے کہ جب ملکی معیشت گرتی چلی گئی تو قرضے بڑھتے چلے گئے۔

گھریلو آمدنی کی غیر منصفانہ تقسیم اور غربت

ہم گزشتہ 40 سالوں میں غریب اور امیر کے درمیان گھریلو آمدنی کی شرح تناسب میں فرق پیدا نہیں کر سکے جس کی وجہ سے غربت کا علاج ہو سکا ہے نہ طبقاتی تفریق میں کمی۔

1963-64ء میں پورے ملک کے غریب طبقہ کا کل گھریلو آمدنی میں حصہ 6.4% تھا اور 96-97ء تک کے اعداد و شمار کے مطابق اب 40 سال بعد بھی غریب کا حصہ صرف 7% ہی ہے۔

بقیہ 93% آمدنی امیر اور متوسط طبقات میں تقسیم ہوتی ہے۔ اس دائمی معاشی ناہمواری کے باعث .G.D.P کی شرحِ نمو میں اس سیکٹر کا تناسب 1.9% تک گر چکا ہے۔ جو 70-69ء میں 9.8% تک گیا تھا، اور 80ء کی دہائی میں پھر 5.5% سے بڑھ کر 8.8% تک چلا گیا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ آج پاکستان کی تقریباً 90% آبادی غربت اور خطِ غربت کے نیچے رہ رہی ہے۔ اس امر کا اندازہ اس تفصیل سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

	پاکستان کی آبادی	یومیہ آمدنی
۱۔	11.6%	ایک ڈالر سے کم
۲۔	2.6%	ایک ڈالر
۳۔	57%	ایک اور دو ڈالر کے درمیان
۴۔	18.6%	2 ڈالر
۵۔	10.2%	2 ڈالر سے زائد

واضح رہے کہ 2 ڈالر یومیہ آمدنی رکھنے والا صرف -/Rs.3600 ماہانہ کما رہا ہے۔ اور حالات یہ ہیں کہ اس سے اوپر 5 یا 6 ہزار ماہانہ کمانے والا شخص بھی بری قسم کی غربت میں مبتلاء ہے۔ کیونکہ اس سے ماہانہ یوٹیلٹی بلز، کچن، بچوں کی تعلیم اور لباس وغیرہ کے اخراجات کا ہی تخمینہ لگائیں تو کسی بھی شکل میں خرچہ پورا نہیں ہوتا اور اگر مکان کرایہ پر ہو تو جینا بھی مشکل نظر آتا ہے۔

اس لئے حقیقت میں تو 95% آبادی غربت اور خطِ غربت کے نیچے زندگی بسر کر رہی ہے۔ پاکستان میں آمدن اور خرچ کا تناسب اتنا بگڑ چکا ہے کہ خطِ غربت کی عالمی تعریف اور پیمانہ بھی غلط ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس کے سرکاری اعداد و شمار قابلِ اعتماد نہیں رہے۔

ورلڈ بنک 1999ء کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی کل آبادی (13 کروڑ 45 لاکھ) میں سے **12** کروڑ **10** لاکھ **50** ہزار افراد ایسے ہیں جن کی ماہانہ آمدنی **3** ہزار روپے سے بھی کم ہے۔

اسی طرح تقریباً 3 کروڑ 50 لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہیں۔ 70 لاکھ گھر ضرورت سے کم ہیں۔ دیہاتی آبادیوں میں بھاری اکثریت کچے بے سہولت مکانات میں رہائش پذیر ہے اور شہروں میں بھی لاتعداد لوگ کچی آبادیوں میں بغیر مالکانہ حقوق اور بنیادی سہولتوں کے رہائش پذیر ہیں۔

بیروزگاری کی شرح میں مسلسل اِضافہ

غربت میں بے پناہ اضافہ کا ایک سبب مسلسل بڑھتی ہوئی بیروزگاری بھی ہے۔

1969-70 میں بے روزگاری کی شرح صرف 1.99% تھی

1989-90 میں بے روزگاری کی شرح 3.13% ہو گئی۔

1994-95

1994-95 تک بڑھ کر بے روزگاری کی شرح 5.37% ہو چکی تھی اور

1998-99 میں بڑھ کر بے روزگاری کی شرح 6.1% ہو گئی

اور یہی حالت بدستور قائم ہے۔ واضح رہے کہ یہ ان تعلیم یافتہ اور ہنر مند لوگوں کی بے روزگاری ہے جو روزگار کمانے کے اہل ہیں۔ مگر انہیں روزگار نہیں ملا اور اس سے کئی گنا زیادہ (کروڑوں میں) وہ بے روزگار لوگ ہیں جنہیں روزگار کمانے کے قابل ہی نہیں بنایا گیا ہے اور وہ دوسروں کے سہارے زندہ ہیں۔

آبادی میں اِضافہ اور وسائل

1998ء کی مردم شماری کے مطابق اب پاکستان کی آبادی مزید بڑھ کر 14 کروڑ 50 لاکھ کے قریب ہو چکی ہے، بے روزگاری اور غربت کی شرح بھی اسی تناسب سے مزید بڑھ گئی ہے۔ آبادی کی شرح اضافہ بیشک 80ء کی شرح 3% سے کم ہو کر اب 2.1% رہ گئی ہے مگر World Development Indicators July 2000 کے مطابق یہ شرحِ نمو اب بھی 2.4% ہے۔ اس شرحِ نمو کے حساب سے ہماری آبادی میں سالانہ **35** لاکھ کا اضافہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ اس تناسب سے قومی دولت اور وسائل میں اضافہ کی کوئی منصوبہ بندی نہیں ہے اس لئے یہ عمل بھی غربت میں تیز رفتار اضافہ کا باعث ہے۔

❁ ہماری Per Capita Income کا تقابلی جائزہ درج ذیل ہے۔

1۔	پاکستان	....	U.S. 490 ڈالر
2۔	تھائی لینڈ	....	3000 ڈالر
3۔	ساؤتھ افریقہ	....	3000 ڈالر
4۔	ملائیشیاء	....	5000 ڈالر
5۔	ساؤتھ کوریا	....	11000 ڈالر
6۔	سنگاپور	....	31000 ڈالر
7۔	نیوزی لینڈ	....	18000 ڈالر
8۔	آسٹریلیا	....	21000 ڈالر
9۔	فرانس	....	26000 ڈالر
10۔	امریکہ	....	28000 ڈالر
11۔	سوئٹزرلینڈ	....	41000 ڈالر

سوشل سیکٹر

سوشل سیکٹر زمیں تعلیم اور صحتِ عامہ کی صورتحال

تعلیم

شرح خواندگی کے لحاظ سے ہمارا شمار دنیا کے پسماندہ ترین ممالک کی صف میں ہوتا ہے مگر اس کے باوجود بجٹ 2000-01ء کے مطابق ہم اپنے قومی بجٹ میں سے G.D.P. کا صرف 2.06% تعلیم پر خرچ کر رہے ہیں۔ کم وبیش یہی حالت پوری 90ء کی دہائی میں رہی ہے جبکہ ہمارے خطے کے پڑوسی ممالک میں سے ایران اپنی G.D.P. کا 11.9%، بنگلہ دیش 11.2%، نیپال 10.9%، بھوٹان 10.7% اور سری لنکا 10.1% تعلیم پر سالانہ خرچ کر رہا ہے۔

مزید برآں ہر سطح کی تعلیم کیلئے سکول اور کالج انتہائی ناکافی اور ان میں انرولمنٹ انتہائی کم ہے۔ پھر ان میں 96% ٹیچنگ سٹاف صرف جنرل ایجوکیشن دے رہا ہے اور صرف 4% سٹاف ٹیکنیکل اور ووکیشنل تعلیم میں مصروف ہے۔ کیریئر پلاننگ کے بغیر یہ نظام تعلیم مزید بے روزگاری کا سبب بن رہا ہے۔

اسی طرح پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں بھی طلبہ و طالبات کی شرکت کا تناسب مایوس کن ہے۔

۱۔ پرائمری کی سطح تک کل 19.93% ہے۔

۲۔ مڈل کی سطح تک کل 9.05% رہ جاتی ہے۔

۳۔ ہائی سکول کی سطح تک 4.67% بچ جاتی ہے۔

کالج اور یونیورسٹی سطح کی ہائیر اور پروفیشنل تعلیم کی حالت کا اندازہ خود بخود لگایا جاسکتا ہے۔

صحت عامہ

صحت عامہ کا اندازہ ہم شرح اموات سے کر سکتے ہیں۔ دوران رضاعت اور 5 سال کی عمر سے نیچے، دونوں سطحوں پر ہمارے بچوں کی شرح اموات ساؤتھ ایسٹ ایشیا کے تمام ممالک سے زیادہ ہے۔

ہمارے ہاں

ہر ایک ہزار بچوں میں دوران رضاعت **90** بچوں کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ جبکہ دوسرے ممالک کی صورتحال یہ ہے انڈیا **70.9**، بنگلہ دیش **61.2**، نیپال **75**، بھوٹان **58.8**، تھائی لینڈ **28.3**، فلپائن **31.5**، انڈونیشیا **41.9**، چین **30.2**، سری لنکا **15.4** اور ملائیشیا 7.9 اسی طرح 5 سال سے کم عمر تک ہر ہزار میں ہمارے **126** بچے مر جاتے ہیں۔

جبکہ انڈیا **90**، بنگلہ دیش **89**، تھائی لینڈ **33**، فلپائن **41**، انڈونیشیا **52**، چین **37**، سری لنکا **19** اور ملائیشیا **10**

اس کے برعکس آبادی کی شرحِ نمو میں ہم ان سب ممالک سے آگے ہیں۔ یہ تقابلی چارٹ بھی ملاحظہ ہو۔

عوام سب سے پہلے

پاکستان **2.4%**، انڈیا **1.8%**، بنگلہ دیش **1.6%**، سری لنکا **1.1%**، فلپائن **1.9%**، انڈونیشیا **1.6%** اور چین **0.9%**

❁ صحتِ عامہ کی مجموعی خرابی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ 96-1995ء سے لیکر 01-2000ء تک صحت عامہ (Public Health) پر ہم کل G.D.P. کا صرف 7%. خرچ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ جبکہ بھوٹان اور سری لنکا 4.8%، نیپال 4.7% اور ایران 4.2% خرچ کر رہا ہے۔

A.D.B. کی جولائی 2001ء کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 5 سال سے کم عمر کے 38% بچوں کی خوراک غذائیت کی ضرورت اور معیار سے گری ہوئی ہے۔ اسی طرح 52% آبادی یعنی تقریباً 8 کروڑ افراد پینے اور استعمال کرنے کے لئے صاف پانی سے محروم ہیں اور 75% آبادی یعنی تقریباً 11 کروڑ افراد گندے پانی کے نکاس (Sanitation) کے انتظام سے محروم ہیں۔ **الغرض**

مذکورہ بالا پریشان کن حالات کے علاوہ غلط اندازِ حکمرانی، جملہ شعبہ جات میں ہمہ گیر کرپشن اور رشوت ستانی، غیر ضروری حکومتی اخراجات، حکمرانوں کا عیاشانہ طرز زندگی، سول سروس سٹرکچر کی خرابیاں، بیوروکریسی، افراطِ زر، مالی نظام کی بے ضابطگی، انسانی اور قدرتی وسائل کی طرف عدم توجہ، اختیارات کی مرکزیت کا رجحان، آئینی اور ریاستی اداروں کی کمزوری اور فرقہ واریت، دہشت گردی اور نظام اور پالیسیوں کا عدم تسلسل اور عدم استحکام حکومتوں کی ناپائیداری، قانون کی بالادستی کے بجائے صوابدیدی حکمرانی، سیاسی جبر اور تصادم کی فضا، قتل وغارت گری، امنِ عامہ کی تباہی اور بیرونی دنیا میں ہمہ جہت اِعتماد کی بحالی ایسے بے شمار مسائل ہیں جنہیں حل کئے بغیر ہم منزل کو نہیں پا سکتے۔

تعلیم ۔ سب کے لئے

(Education For All)

تعلیم ' پاکستان عوامی تحریک' کی حکومت کی پہلی ترجیح ہے۔ایک عظیم تعلیمی اِنقلاب کے ذریعے 10 سال کے عرصے میں رسمی اور غیر رسمی تعلیم (Formal & Informal Primary Education) اور تعلیمِ بالغاں (Adult Education) کی تحریک کے ذریعے شرحِ خواندگی میں اضافہ کیا جائے گا۔ **EFA** کے ذریعے جہالت مکاؤ مہم شروع کی جائے گی اور پبلک اور پرائیویٹ دونوں سیکٹرز کے مشترکہ تعاون سے یہ پیکج پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

ملک کے تعلیمی نظام کو دورِحاضر کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق ترقی دینے کے لئے جامع قومی تعلیمی پالیسی کے تحت درج ذیل اقدامات کئے جائیں گے:

۱۔ اگلے 10 سال میں شرحِ خواندگی 90% کر دی جائے گی۔

۲۔ جدید ترقی یافتہ نظامِ تعلیم کو نافذ کرتے ہوئے اگلے دس سال میں ابتدائی درجے سے یونیورسٹی لیول تک کا نظامِ تعلیم تبدیل کر دیا جائے گا۔

۳۔ نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق جدید نصاب کی تدریس کا اہل بنانے کے لئے ملک بھر کے اساتذہ کو تربیت دی جائے گی۔

۴۔ طریقِ تدریس میں بنیادی تبدیلیاں کی جائیں گی۔روایتی مار پیٹ، ڈانٹ ڈپٹ پر کلیتاً پابندی ہوگی تاکہ طلبہ کی صلاحیتوں کو دبانے اور اُن کی شخصیت کے ہمہ جہت اِرتقاء کو روکنے کی بجائے اُس کے آزادانہ فروغ اور جمہوری رویوں اور خود اِعتمادی کو برقرار رکھا جاسکے، اور اِس رویہ کے حامل اَفراد تدریس کے لئے نااہل ہوں گے۔

۵۔ سوچ اور فہم (Thinking & Understanding) پر مشتمل علمی سرگرمیوں کا آغاز ابتدائی تدریس (Early Education) سے پرائمری لیول تک ایک نظام کی شکل میں نافذ کیا جائے گا۔

۶۔ قرآنی علوم، دینی تعلیمات اور نظریۂ پاکستان سے بنیادی آگہی کو ہر سطح پر نصابِ تعلیم کا حصہ بنایا جائے گا۔

۷۔ ہر طرح کے مذہبی، علاقائی، لسانی، طبقاتی اور فرقہ وارانہ تعصّبات اور نفرتوں کو تعلیمی نصاب اور تعلیمی اِداروں سے خارج کر دیا جائے گا۔

۸۔ طلبہ کو نفسیاتی دباؤ سے آزاد کرنے کے لئے پاس اور فیل کا موجودہ نظام تبدیل کر دیا جائے گا۔طلبہ کے لئے مخصوص مضامین اور گریڈز درجہ وار مختص ہوں گے، جن میں کامیابی حاصل کرتے ہوئے وہ اگلی کلاسوں میں خود بخود ترقی کرتے جائیں گے۔

۹۔ تعلیمی اِصلاحات کے مؤثر نفاذ کے لئے محکمہ تعلیم میں تعلیمی عدمِ اِرتکاز (Educational Devolution) کی پالیسی نافذ کی جائے گی۔

۱۰۔ ملک کے تمام تعلیمی اداروں میں نرسری سے لے کر یونیورسٹی تک تعلیم اور تحقیق کے فروغ کے لئے سیکھنے کا بہترین ماحول، Learning Environment اور Intellectual Climate پیدا کیا جائے گا۔

۱۱۔ نصاب اور طریقِ تدریس (Teaching Methodology) میں ایسے اِنقلابی اقدامات کئے جائیں گے جن سے طلبہ میں عالمی زاویہ نظر (Global Vision) اور اِستعداد کا فروغ ہو، اور اُن کی شخصیت جدید دور کے تقاضوں کے مطابق پروان چڑھ سکے۔

۱۲۔ نجی شعبے میں تعلیم کے فروغ کے لئے کاوشوں کی ہر سطح پر حوصلہ افزائی کی جائی گی۔

۱۳۔ اِنفارمیشن ٹیکنالوجی کو تعلیمی، صنعتی اور اقتصادی سطح پر فروغ دیا جائے گا۔

۱۴۔ عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے دینی مدارس میں بھی جملہ اِصلاحات نافذ کی جائیں گی۔

۱۵۔ اِنسانی حقوق کا اِحترام، قانون کی بالادستی اور اِنسانیت نواز زاویۂ نگاہ کے فروغ کو ہر سطح کے نصاب کا حصہ بنایا جائے گا۔

۱۶۔ سارے ملک میں بچوں کی پرائمری تعلیم کا تصدیقی کارڈ (Primary Education Confirmation Card (PECC)) جاری کیا جائے گا۔ یہ کارڈ صرف اُن والدین کو ملے گا جنھوں نے اپنے بچے پرائمری سکول میں داخل کرائے ہوں گے۔کسی بھی سرکاری دفتر میں کوئی بھی سرکاری خدمت فراہم کرتے وقت یہ کارڈ طلب کیا جائے گا اور سروس کی فراہمی میں بھی کارڈ کے حامل شہریوں کو بغیر کارڈ والوں پر ترجیح دی جائے گی۔

۱۷۔ کلاسوں کا حجم 30 طلبہ سے بڑھنے نہیں دیا جائے گا اور اِس مقصد کے لئے ہر سکول کی عمارت میں دو دو شفٹیں لگائی جائیں گی تاکہ طلبہ کو اَساتذہ کی اِنفرادی توجہ کے زیادہ سے زیادہ مواقع ملیں۔

۱۸۔ بچوں کی شعوری ترقی کا پروگرام اپنے نتائج کی طرف تیزی سے بڑھے گا اور اُن میں سوجھ بوجھ اور فہم کے فروغ کے ساتھ ساتھ اُنہیں جذباتی، سماجی، طبعی اور ذہنی ترقی کے مواقع میسر آئیں گے۔

۱۹۔ اوپن میرٹ پر صاف شفاف داخلوں کے لئے سخت پالیسی اپنائی جائے گی تاکہ کسی حقدار کی حوصلہ شکنی نہ ہو اور اہل افراد کی حوصلہ افزائی ہو۔

عوام سب سے پہلے

۲۰۔ غریب خاندانوں کے چھوٹے بچوں کے لئے ہر علاقے میں اِبتدائی تعلیمی مراکز(Early Education Centres)اور نرسریاں (Nurseries)بنائی جائیں گی۔

۲۱۔ ایسے والدین جو اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے خواہش مند ہوں، اُن کے بچوں کے لئے اِبتدائی بچپن سے پروگرام(Early Childhood Programme)شروع کیا جائے گا۔ اُس پروگرام کے رُکن بچوں کے والدین اُن کے بچپن میں ایک معمولی رقم اُس فنڈ میں با قاعدگی سے جمع کرائیں گے، جس کی بنیاد پر میٹرک کے بعد چھ سال تک اُن بچوں کی تعلیم مفت ہوگی۔

۲۲۔ بے سہارا بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک خصوصی تعلیمی فنڈ کا قیام عمل میں لایا جائے گا، جس میں تاجروں، صنعت کاروں، مخیّر شہریوں اور اچھے روزگار کے حامل گریجوایٹس سے اُن کی آمدنی کی بنیاد پر فنڈز وصول کیے جائیں گے۔

۲۳۔ بڑی عمر کے اَن پڑھ اَفراد کے لئے تعلیمِ بالغاں کے سکول قائم کئے جائیں گے تاکہ اُنہیں پڑھے لکھے معاشرہ کا مفید حصہ بنایا جا سکے۔

۲۴۔ چنانچہ ہماری حکومت قانون سازی کے ذریعے صوبائی حکومتوں کو اِس بات کا پابند ٹھہرائے گی کہ وہ ہر گاؤں، گوٹھ، ڈھوک اور گلی کی حدود کے ایک کلومیٹر کے اندر اندر پرائمری سکول قائم کرے۔

۲۵۔ تعلیمی ایمرجنسی کے تحت ہر طرح کی پیشہ وارانہ صنعتی اور عصری تعلیم کو عام کرنے کے لئے جامع سکولنگ کا ہر سطح پر فوری اِجراء کر دیا جائے گا۔

۲۶۔ ہماری حکومت 90% شرحِ خواندگی کے حصول کے لئے 10 سالہ تعلیمی منصوبے کے تحت ملک بھر میں تعلیمی ایمرجنسی کا نفاذ کر دے گی، جس کے تحت جہاں ہر سطح کے نئے تعلیمی اِداروں کا وجود عمل میں لایا جائے گا وہاں پہلے سے موجود تمام تعلیمی اِداروں میں دو دو شفٹیں چلائی جائیں گی۔ یوں مارننگ اور ایوننگ سکولوں/ کالجوں (Morning & Evening Schools/Colleges) کی صورت میں پہلے سے موجود تعلیمی اِداروں کی تعداد اَز خود دوگنا ہو جائے گی۔

۲۷۔ تعلیمی عدمِ مرکزیت (Educational Devolution) کے تحت چاروں صوبوں میں صوبائی ایجوکیشن بورڈ (Provincial Education Board) بنائے جائیں گے۔

۲۸۔ تعلیمی اداروں کا معیار بلند کرنے اور ان کی رفتار کار کو مانیٹر (Monitor) کرنے کے لئے ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیشن (District Education Commission-DEC) اور تحصیل کی سطح پر (Tehsil Education Authority-TEA) قائم کی جائے گی۔

۲۹۔ تعلیمی سٹاف کی فراہمی کے لئے 16 لاکھ اساتذہ پر مشتمل ''نیشنل ایجوکیشن فورس'' (National Education Force) کا قیام عمل میں لایا جائے گا، جو 10 سال میں 90% شرح خواندگی کا اِہتمام کرے گی۔

۳۰۔ تمام پاکستانی سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور تحقیقی مراکز کو ملکی صنعتی اِداروں کے ساتھ منسلک کر دیا جائے گا تا کہ اُن کے درمیان باضابطہ نصابی تعلق پیدا ہو۔

۳۱۔ شرحِ خواندگی کا اعلیٰ معیار برقرار رکھنے کے لئے اَساتذہ اور اِنتظامیہ کی پیشہ ورانہ ترقی کا نظام وضع کیا جائے گا۔

۳۲۔ غریب کاشتکاروں کے بچوں کی تعلیم کے لئے قومی سطح پر 'رضا کارانہ وظائف سکیم' (Volunteer Scholarship Scheme) جاری کی جائے گی۔

۳۳۔ پاکستان میں تعلیم اور بالخصوص اندرون و بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لئے 'ایجوکیشن بنک' قائم کیا جائے گا، جس میں 'اِنفرادی تعلیمی اکاؤنٹس' (Individual Learning Accounts) کھولے جائیں گے۔

۳۴۔ سکولوں و کالجوں میں تشدد اور غنڈہ گردی ایک بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔ اِس سلسلے میں طلبہ کی حفاظت کے لئے خصوصی فورسز تعینات ہوں گی۔ اِس 'اسٹوڈنٹس سیکیورٹی فورس' دہشت گردوں سے مکمل حفاظت کو یقینی بنائے گی اور تعلیمی علاقوں کو 'سیف زونز' قرار دیا جائے گا۔

معیشت

(Economy)

عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی ملک کی مضبوط معیشت پر منحصر ہے۔ 'پاکستان عوامی تحریک' کی حکومت قرضوں کی معیشت سے نجات اور ملکی وسائل بڑھانے کے لئے مؤثر پالیسیاں وضع کرے گی۔ مقامی اور بیرونی سرمایہ کاری کے لئے سازگار ماحول پیدا کیا جائے گا تا کہ ملک میں معاشی نمو (Economic Growth) کی شرح میں اِضافہ ہو۔

ہماری حکومت کی بنیادی اِقتصادی پالیسی کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

۱۔ اِداروں اور نظام پر عوام کا اِعتماد بحال کرنے کے لئے پالیسیوں کا عدم تسلسل ختم کیا جائے گا اور طویل المیعاد شفاف پالیسیاں بنائی جائیں گی۔

۲۔ عوامی فلاح و بہبود سے تعلق نہ رکھنے والے تمام غیر ترقیاتی اَخراجات میں کمی کی جائی گی۔

۳۔ ٹیکس کی شرح میں کمی اور ٹیکس کی بنیاد وسیع کی جائے گی۔

عوام سب سے پہلے

۴۔ معیشت کی دستاویزیت (Documentation of Economy) کو یقینی بنایا جائے گا۔

۵۔ الیکٹرانک کامرس کو فروغ دیا جائے گا۔

۶۔ Digitalization of Economy کے لئے تمام مالیاتی اداروں کے درمیان National Information Insfrastructure کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

۷۔ مالیاتی نظم وضبط (Fiscal Discipline) کو بہتر بنایا جائے گا اور مالی خسارے میں کمی کی جائے گی۔

۸۔ فیصلہ سازی میں شفافیت (Transparency in Decision-Making) کو یقینی بنایا جائے گا۔

۹۔ اقتصادی آزادی (Economic Liberalization) اور صحت مند مقابلے کی فضا کے ساتھ نجکاری (Privatization) کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

۱۰۔ کرپشن کے خاتمے کے لئے فوری احتساب (Quick Accountability) کیا جائے گا۔

۱۱۔ نیشنل سٹاک ایکسچینج میں بیرونی سرمایہ کاروں کے اِعتماد کی بحالی کے لئے شفاف قواعد وضوابط بنائے جائیں گے۔

۱۲۔ تجارتی خسارے کے خاتمہ، درآمدات میں کمی اور برآمدات میں اضافہ جیسے اقدامات سے قومی وسائل میں اضافہ کرتے ہوئے ملکی معیشت کو قرضوں سے نجات دلا کر اپنے قدموں پر کھڑا کیا جائے گا۔

۱۳۔ ملک کے بڑے صنعتی گروپوں کی ملٹی نیشنل کمپنیاں (MNCs) بننے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

۱۴۔ ملک میں Declared اور Undeclared معیشت کے فرق کا خاتمہ کیا جائے گا۔ اِس وقت ملک کی 25% سے 38% معیشت Declared ہے۔ ہماری حکومت بقیہ 70% کالے دھن (Black Economy) کو بھی ریکارڈ پر لانے کے لئے اِقدامات کرے گی۔

۱۵۔ GDP میں سروسز سیکٹر کا حصہ بڑھایا جائے گا۔

۱۶۔ GDP میں زراعت اور اس سے متعلقہ شعبوں کا حصہ بڑھایا جائے گا۔

۱۷۔ آبپاشی کا نظام بہتر کیا جائے گا اور دیہی انفراسٹرکچر کو ترقی دی جائے گی۔

۱۸۔ بنجر علاقوں میں جنگلات اُگائے جائیں گے۔

۱۹۔ بلوچستان اور چولستان کے قابلِ کاشت علاقے زیرِ کاشت لائے جائیں گے۔

عوام سب سے پہلے

۲۰۔ ہر میدان میں اِنسانی وسائل کی ترقی (Human Resources Development) کو ترجیح دی جائے گی۔

۲۱۔ قدرتی وسائل میں ترقی اور اُن کی مناسب اور یقینی کھپت کا نظام وضع کیا جائے گا۔

۲۲۔ ملک میں موجود معدنیات کے ذخائر کی دریافت اور اُن میں اِضافہ کے لئے ملکی کمپنیوں کی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ساتھ Operational Joint Venture کو فروغ دیا جائے گا۔

۲۳۔ سونے کی درآمد کو ریگولرائز کر کے ملکی خزانے میں 3 ملین ڈالر کے زرِمبادلہ کا اِضافہ کیا جائے گا۔

۲۴۔ قومی اور بین الاقوامی معاشی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور مقامی اور بیرونی سرمایہ کاروں کو سازگار ماحول مہیا کیا جائے گا۔

۲۵۔ پچھلے بیس سالہ اَدوار میں World Bank، IMF، ADB اور دیگر عالمی مالیاتی اِداروں سے حاصل کئے جانے والے قرضوں کے آڈٹ کی درخواست International Institute of Chartered Accountants (IICA) کی کرپشن کمیٹی کو دی جائے گی۔

۲۶۔ ہماری حکومت آئین میں ترمیم کر کے اِفراطِ زر اور قدرِ زر میں کمی کا اِختیار پارلیمنٹ کو دے دی گی۔

۲۷۔ بلاسود معیشت کے قیام کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں گے۔

۲۸۔ فارن کرنسی اکاؤنٹس (Foreign Currency Accounts) کو کسی بھی صورت منجمد (Freeze) نہیں کیا جائے گا تاکہ سرمایہ کاروں کا ریاستی اور حکومتی پالیسیوں پر اِعتماد بحال رہے اور ملکی معیشت بے اِعتمادی اور بے یقینی کی فضا سے پیدا ہونے والے بحران سے بچ سکے۔

۲۹۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لئے پاکستان کے اِنسانی وسائل (Human Resources)، آزاد معیشت (Liberal Economy)، پرکشش مالی ترغیبات (Attractive Fiscal Incentives) کے بارے میں دُنیا بھر میں آگہی پھیلائی جائے گی۔

زراعت

(Agriculture)

’پاکستان عوامی تحریک‘ زراعت کو ملک میں معاشی اِنقلاب کی بنیاد بنائے گی اور سب سے زیادہ توجہ ’زرعی معیشت‘ (Agricultural Economy) پر دی جائے گی۔ ملک کی زراعت کو ترقی دینے کے لئے ہمارے اِقدامات درج ذیل ہوں گے:

۱۔ پاکستان کی معیشت کا سب سے زیادہ اِنحصار زراعت پر ہونے کے سبب اُسے ملک کی سب سے بڑی اِنڈسٹری قرار دیا جائے گا۔

۲۔ زراعت کو جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ کرکے ترقی یافتہ ممالک کی ماڈرن انڈسٹری کی طرز پر فروغ دیا جائے گا۔

۳۔ بے زمین کسانوں اور ہاریوں کو معاشی خوشحالی کے لئے 12.5 ایکڑ کے گزارہ یونٹ کی حد تک زرعی اراضی کے قطعات فراہم کرنا تاکہ وہ جاگیرداروں اور بڑے زمینداروں کے اِستحصال کا شکار نہ ہوسکیں۔

۴۔ بڑے جاگیرداروں اور زمینداروں کے سرکاری زمینوں کے تمام بڑے پٹے منسوخ کر دیئے جائیں گے۔

۵۔ منسوخ پٹہ جات کی سرکاری زمین کاشتکاری کے لئے گزارہ یونٹ کے حساب سے قدیم مزارعین اور غریب زرعی کارکنوں کو چھوٹے پٹوں پر دے دی جائے گی۔

۶۔ غیر آباد زمین کی آبادکاری کے لئے ضلعی سطح پر بے روزگار اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کے زرعی ترقیاتی بریگیڈ (Agricultural Development Brigades) بنائے جائیں گے۔

۷۔ زرعی پیداوار میں منظّم طریقے سے اِضافہ کرنے کے لئے زرعی زوننگ کا نظام (Agricultural Zoning System) نافذ کیا جائے گا تاکہ جو علاقے جس جنس کی پیداوار میں بہتر نتائج دے سکتے ہیں اُن علاقوں میں ترجیحی بنیادوں پر وہی اَجناس کاشت کی جائیں۔

۸۔ نئے چھوٹے ڈیم اور آبی ذخائر تعمیر کئے جائیں گے۔

۹۔ چولستان اور بلوچستان میں نئی آبی گزرگاہیں تیار کی جائیں گی۔

۱۰۔ نہروں اور کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کمیونٹی ڈرائیو شروع کی جائے گی۔

۱۱۔ تمام بارانی علاقوں کو ٹیوب ویلوں، ضمنی نہروں، چھوٹے ڈیموں، زرعی کنوؤں، کاریز اور دیگر ممکنہ ذرائع سے پانی کی وافر فراہمی کا اِہتمام کیا جائے گا۔

۱۲۔ سندھ، بلوچستان اور پنجاب کے بارانی اور خشک سالی سے بار بار متاثر ہونے والے علاقوں میں بارانی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی،

جواُن علاقوں کی زرعی ترقی کے لئے ریسرچ سنٹر اور عملی پروگرام وضع کرنے کے مرکز کا کام دے گی۔

۱۳۔ کسانوں اور ہاریوں کے خاندان کے حوالے سے مجموعی رقبے کا تعین کرتے ہوئے اُن کے اِنفرادی حقِ ملکیت میں اضافہ کرے گی۔

۱۴۔ ٹریکٹر، تھریشر، ہارویسٹر اور دیگر زرعی آلات کے ساتھ ساتھ کھاد کی تیاری کے لئے مقامی اِنڈسٹری کو فروغ دیا جائے گا۔

۱۵۔ زرعی صنعتی کارخانوں میں کام کرنے والے کارکنوں کی تربیت کے لئے مراکز قائم کئے جائیں گے۔

۱۶۔ بیجوں، کھادوں اور زرعی ادویات میں ملاوٹ کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں گی۔

۱۷۔ بے زمین ہاریوں اور کسانوں میں اراضی کی از سرِ نو تقسیم کی جائے گی اور ہر خاندان کو کم از کم 12.5 ایکڑ زرعی اراضی کا مالک بنا دیا جائے گا۔

۱۸۔ تاہم جہاں ایسا بالکل ممکن نہ ہو وہاں بے زمین خاندانوں کو دیہاتوں میں رہائشی پلاٹ اور مکان کی تعمیر کے لئے اِمداد دی جائے گی تاکہ وہ کسی اَثاثے کے مالک بن جائیں۔

۱۹۔ مقامی و غیر ملکی سرمایہ کاروں کو پاکستانی کسان کی پیداوار اونے پونے داموں خریدنے اور اُن کی محنت کا اِستحصال کرنے کی اِجازت نہیں دی جائے گی۔

۲۰۔ پاکستانی گندم، چاول اور کپاس کی بیرونِ ملک مانگ کم ہونے کی ایک بڑی وجہ اُن کا سو فیصد صاف نہ ہونا اور کوالٹی کا غیر معیاری اور ناہموار ہونا ہے۔ اِن خرابیوں کے خاتمے کے لئے:

۲۱۔ یورپی یونین کے ساتھ ایک معاہدے کے تحت صرف یورپی ماہرین پر مشتمل ایک کوالٹی گارنٹی اتھارٹی قائم کی جائے گی۔

۲۲۔ اتھارٹی اِس امر کا اِہتمام کرے گی کہ پاکستان کی زرعی برآمدات بین الاقوامی معیار پر سو فیصد پوری اُتریں۔

۲۳۔ زرعی سیکٹر میں اِنقلابی ترقی کے ذریعے لائیوسٹاک انڈسٹری (Livestock Industry) کو منظّم کیا جائے گا، جس کے ذریعے دودھ اور اُس سے بنی اشیاء، خوردنی تیل، چائے اور گندم وغیرہ کی درآمد پر خرچ ہونے والا سینکڑوں ارب روپے کا زرِ مبادلہ بچایا جا سکے گا۔

۲۴۔ 'پاکستان عوامی تحریک' کی حکومت ملک کی دیہی آبادیوں میں چھوٹی سطح کی زرعی اِنڈسٹری کے نظام کو نافذ کرے گی اور اِس منصوبے کے لئے کسانوں کو 10 ہزار سے 10 لاکھ روپے تک مختلف سطحوں کے قرضے آسان شرائط پر جاری کئے جائیں گے تاکہ دیہی آبادیوں میں (Agro-based) انڈسٹریاں لگائی جا سکیں۔

صنعت

(Industry)

صنعتی ترقی کے بغیر کسی ملک کا معاشی اِستحکام ممکن نہیں، لہٰذا شاندار صنعتی ترقی کے لئے اعلیٰ قسم کی صنعتی پالیسی درکار ہے۔ 'پاکستان عوامی تحریک' کی صنعتی پالیسی درج ذیل ہوگی:

۱۔ ہماری حکومت صنعتوں کے فروغ کے لئے لمبی مدت کی پالیسیاں اپنائے گی اور اُن پالیسیوں کو آئینی اور قانونی تحفظ دیتے ہوئے اُن کے تسلسل اور دوام کی ضمانت فراہم کرے گی۔

۲۔ کئی ممالک نے صرف میکرو اکانومی (Macro-Economy) پر توجہ دی ہے جبکہ بعض صرف مائکرو اکانومی (Micro-Economy) پر توجہ دے رہے ہیں۔ ہم جاپان کی طرز پر میکرو اور مائکرو اکنامک (Macro- & Micro-Economic) پلاننگ کے طریقہ کار اور ثمرات کو باہم مربوط کر دیں گے۔

۳۔ ہماری حکومت پاکستان میں عالمی منڈیوں کے مطلوبہ معیار کو رائج کرنے کے لئے 'اِنٹرنیشنل اسٹینڈرڈائزیشن کمیشن' (International Standardization Commission) قائم کرے گی۔

۴۔ شروع میں بیان کردہ اِقتصادی پالیسی کے بنیادی اُصولوں کی روشنی میں صنعتیں لگانے اور سرمایہ کاری کی پرکشش ترغیب دینے والا ماحول پیدا کیا جائے گا، جس سے روزگار کی فراہمی، خام مال کی کھپت اور زرِمبادلہ کے ذخائر میں اِضافہ ہوگا۔

۵۔ اِقتصادی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے صنعتی کارکنوں اور عوام کو انٹرنیٹ کی تربیت اور مواقع فراہم کئے جائیں گے تاکہ ملک میں 'اِی بزنس' (E-Business) کا رُجحان بڑھے اور ملکی برآمدات میں اِضافہ ہو۔

۶۔ ملکی پیداوار کے تحفظ کے لئے سمگلنگ کی روک تھام کی جائے گی تاکہ ملکی مصنوعات کی کھپت اور برآمدات میں اِضافہ ہو۔

۷۔ مقامی دفاعی صنعت (Defence Industry) کو ترقی دی جائے گی تاکہ دفاعی ساز و سامان کی درآمد پر اُٹھنے والا کثیر زرِمبادلہ بچایا جا سکے۔

۸۔ چاروں صوبوں کے اِتصال کے علاقوں میں موزوں مقامات پر نئے صنعتی شہر آباد کئے جائیں گے، جہاں لگائی گئی صنعتوں پر ٹیکس نہیں ہوگا۔ یہ شہر جنوبی سرحد، جنوبی پنجاب، شمال مشرقی بلوچستان اور شمالی سندھ میں ترقی کے لئے دروازے کھولے گا۔

۹۔ متوازن علاقائی ترقی کے لیے پسماندہ علاقوں میں بڑی سرمایہ کاری کے لیے نئے صنعتی زون بنائے جائیں گے تاکہ مینوفیکچرنگ میں

بین الاقوامی مقابلے کی فضا پیدا ہو۔

۱۰۔ نئے صنعتی زونوں کے قیام کے سلسلے میں دیہات اور شہروں کو یکساں اہمیت دی جائے گی تاکہ دیہی اور شہری آبادیوں میں ترقی کی رفتار یکساں رہے۔ اس طرح ملک میں دیہی آبادی کا شہروں کی طرف منتقلی کا رُجحان ختم ہوگا۔

۱۱۔ بیمار اور بند صنعتی یونٹوں کا جائزہ لینے کے بعد ترجیحی لحاظ سے اُن کی بحالی کا آغاز کیا جائے گا۔

۱۲۔ اَفرادی قوت کو کارآمد بنانے کے لئے اُن کی تربیت کا اِہتمام کیا جائے گا تاکہ وہ بڑی اور گھریلو صنعتوں میں سودمند کردار ادا کرسکیں۔

۱۳۔ ملک میں Agro-Based انڈسٹری کی ترقی کو اولیں ترجیح دی جائے گی۔

۱۴۔ ملکی پیداوار میں ترقی کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت معدنیات کی صنعت کو فروغ دیا جائے گا، جس سے ملک میں صنعتی اِستحکام پیدا ہوگا۔

۱۵۔ ملک میں لیبر فورس کا بڑا حصہ مناسب روزگار کے مواقع نہ ہونے کی وجہ سے اِقتصادی کردار سے محروم اور مالی مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے۔ اِس بحران کے اِزالے کے لئے چھوٹے پیمانے پر گھریلو صنعتوں (Cottage Industry) کو فروغ دیا جائے گا اور اُن کی سرکاری سطح پر سرپرستی کی جائے گی۔

۱۶۔ عوام کو بچتوں اور سرمایہ کاری کی رغبت دلائی جائے گی اور چھوٹی بچتوں کی اچھی سرمایہ کاری کے لئے منصوبہ بندی کی جائے گی۔

۱۷۔ ملکی پالیسیوں کو Industry Friendly بنایا جائے گا اور صنعتکاروں کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔ صنعتی اور اِقتصادی ترقی و اِستحکام کی پالیسیاں بنانے میں 'چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری' کو شریک کیا جائے گا۔

تجارت

(Trade)

ہماری حکومت کی پالیسی تجارت دوست (Business Friendly) ہوگی۔ اُس میں تجارت کے تمام سیکٹرز کو مساوی اہمیت دی جائے گی تاکہ تمام سیکٹرز ملکی ترقی میں برابر کردار ادا کرسکیں۔

پاکستان کی برآمدات میں اِضافہ کے لئے فوری نتائج کے حامل درج ذیل اقدامات کئے جائیں گے:

۱۔ ترقی پذیر ملکوں میں موجود سفارت خانوں کو ملکی اشیاء کی برآمدات کا ٹارگٹ دیا جائے گا۔

۲۔ عالمی منڈی میں نئے مواقع کی تلاش کے لئے تجارتی مشن بھیجے جائیں گے۔

۳۔ کوالٹی کنٹرول پر عمل کیا جائے گا تا کہ بیرونی درآمد کنندگان کا اِعتماد بحال رہے۔

۴۔ دوست ملکوں سے معاشی تعلقات اُستوار کرکے برآمدات کی شرح کو بڑھایا جائے گا۔

۵۔ بین الاقوامی ٹریڈ کے فروغ کے لئے صنعتی زونوں میں بزنس پارک بنائے جائیں گے۔ ہر بزنس پارک میں جدید ترین اِنفارمیشن اور کمیونیکیشن نیٹ ورک قائم کیا جائے گا۔ان پارکوں کو ائرپورٹ اور دوسرے علاقوں سے منسلک کیا جائے گا۔

۶۔ ملک میں پیدا ہوسکنے والی تمام زرعی اَجناس کی درآمدات کی حوصلہ شکنی کی جائے گی، اور مقامی کسانوں کی حوصلہ اَفزائی کرکے قومی پیداوار میں اِضافہ کیا جائے گا۔

ٹیکس کا شفاف نظام

(Fair Taxation)

۱۔ ملک میں رائج الوقت انکم ٹیکس کے نظام کو بدل کر'ٹرانزیکشن بیسڈ ٹیکس'(Transaction Based Tax TBT) کا نظام رائج کر دیا جائے گا۔

۲۔ اِس نئے نظام کے نفاذ کو تین سال کے اندر مرحلہ وار مکمل کیا جائے گا۔

۳۔ TBT کے نظام سے درج ذیل ٹیکس ختم ہوجائیں گے:

i- انکم ٹیکس (Income Tax)

ii- ویلتھ ٹیکس (Wealth Tax)

iii- کیپٹل ویلیو ٹیکس (Capital Value Tax)

۴۔ موجودہ نظام کے مقابلے میں TBT کے تحت زیادہ محصولات اکٹھے کئے جائیں گے۔

۵۔ اس نظام کے تحت انکم ٹیکس اور ویلتھ ٹیکس کے لئے کسی Assessment کی ضرورت ہوگی نہ ٹیکس انسپکٹر درکار ہوں گے۔

۶۔ ٹیکس انسپکٹرز کے سسٹم کے خاتمہ سے:

i- کرپشن اور رشوت کا کلچر ختم ہو جائے گا۔

ii- ملک بھر میں Tax کے دفاتر کی ضرورت نہیں رہے گی۔

iii- محکمہ انکم ٹیکس کے افسران کی تنخواہوں اور عمارات کے اخراجات کی بچت ہو گی۔

iv- انکم ٹیکس کی بڑی بڑی عمارات کو تعلیمی و دیگر فلاحی و ترقیاتی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

۷۔ پورا ٹیکس ادا کرنے والے تاجروں اور صنعت کاروں کو:

i- برآمدات میں سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔

ii- سماجی سطح پر Special Status دیا جائے گا۔

iii- سب سے زیادہ ٹیکس ادا کرنے والے کو Industrialist/Trader of the Year قرار دیا جائے گا، اور قومی اعزاز سے نوازا جائے گا۔

غربت کا خاتمہ

(Poverty Alleviation)

غربت اور پسماندگی کا خاتمہ 'پاکستان عوامی تحریک' کی اولین ترجیحات میں سے ہے۔ پاکستان عوامی تحریک اِس مقصد کے لئے غربت مکاؤ مہم شروع کرے گی نہ کہ غریب مکاؤ مہم جیسا کہ پچھلی حکومتوں کی پالیسی رہی ہے۔ اِس مہم میں درج ذیل اِقدامات کئے جائیں گے:

۱۔ عوام کو بنیادی سہولیات اور روزگار کے مساوی مواقع مہیا کئے جائیں گے تاکہ اُنہیں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے، معاش کمانے اور اپنا روزگار شروع کرنے کے مواقع مساوی طور پر میسر آئیں۔

۲۔ خواتین کو چھوٹی سطح کے آزادانہ گھریلو روزگار فراہم کرنے کے لئے ہر ضلع، تحصیل اور یونین کونسل کے لیول پر مائیکرو فنانسنگ سوسائٹیز قائم کی جائیں گی۔ جس کے تحت اُنہیں آسان قسطوں پر قرضے دیئے جائیں گے۔ بے سہارا خواتین کو سبسڈی کے طور پر بھی سرمایہ دیا جائے گا۔ یوں خواتین کو گھر بیٹھے روزگار مہیا ہو گا۔

۳۔ 'پاکستان عوامی تحریک' کی حکومت غریب عوام کو سستی بود و باش (Affordable Living) کی فراہمی کے لئے معاشی خوشحالی پروگرام نافذ کرے گی۔ اس پروگرام کے تحت:

عوام سب سے پہلے

i- ہر بے گھر کو گھر دیا جائے گا

ii- ہر شہری کو حصولِ علم کے یکساں مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

iii- ہر شخص کو روزگار کی فراہمی حکومت کی ذمہ داری ہوگی۔

iv- ہر شخص کو علاج معالجے کی فراہمی حکومت کی ذمہ داری ہوگی۔

v- ملازمین کی تنخواہیں دُگنی کردی جائیں گی

vi- غریبوں کو اَشیائے ضرورت سستے داموں فراہم کی جائیں گی

vii- سرکاری تحوِیل میں لی گئی جائیدادیں رفاہِ عامہ کے لئے وقف کردی جائیں گی

viii- روپے کی قیمت میں کمی اور افراطِ زر پر پابندی عائد کردی جائے گی

ix- ملوں اور کارخانوں میں مزدوروں کو حصہ دار بنایا جائے گا

۴۔ پاکستان عوامی تحریک مزدوروں کو ملوں اور کارخانوں میں حصہ دار بنائے گی۔ ہر کارخانے اور صنعتی ادارے میں وہاں کے کارکنوں، مزدوروں، محنت کشوں اور کلرکوں کے کم از کم حدتک حصص لازمی قرار دیئے جائیں گے۔

۵۔ کارخانوں کا پیداواری منافع اور ایک حصہ لازماً کارکنوں میں تقسیم کیا جائے گا

۶۔ فیکٹری ایکٹ کے تحت دی گئی سہولیات نجی مزدوروں کو بھی مہیا کرنے کی ضمانت دی جائے گی۔

۷۔ ورکرز سیکورٹی منسٹری کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

۸۔ عورتوں اور بچوں کی جبری مشقت کا خاتمہ کیا جائے گا۔

۹۔ سالانہ 100 ارب روپے کے غربت کے خاتمے کے فنڈ کا قیام عمل میں لائی اجائے گا۔

۱۰۔ 5 ہزار روپے سے کم آمدن والے افراد کے لئے سستی بود و باش کی مراعات فراہم کی جائیں گی۔

۱۱۔ سپیشل لیبر اینڈ انڈسٹریل کورٹس قائم کی جائیں گی۔

۱۲۔ غربت کے خاتمے کے لئے 'زکوٰۃ، عشر، نفقات اور صدقات' کی مد میں سے بڑا حصہ مختص کیا جائے گا۔

۱۳۔ ملک میں مختلف ہوٹلوں، اداروں اور تقاریب میں فاضل کھانے کو ضیاع سے بچانے کے لئے فوڈ بنک (Food Bank) قائم کیا جائے گا اور وہ فاضل کھانا غریب آبادیوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

مزدوروں کی خوشحالی

(Wellbeing of Workers)

ہماری حکومت ملک میں مضبوط اِقتصادی بنیادوں کے حامل صنعتی اِنقلاب کے لئے محنت کشوں کے معاشی اِستحکام کے لئے درج ذیل اِقدامات کرے گی:

۱۔ ملک سے سرمایہ دارانہ نظام، وڈیروں کا اِستحصالی تسلط اور اُن کی ظالمانہ اِجارہ داریاں ختم کر دی جائیں گی تاکہ مزدور اور محنت کش طبقہ عزتِ نفس، معاشی عدل اور سماجی اِنصاف کی بنیاد پر اپنی زندگی بسر کر سکے۔

۲۔ ہماری حکومت Employees Share Ownership Plan کے تحت مزدوروں کو ملوں اور کارخانوں میں حصہ دار بنائے گی۔ ہر کارخانے اور صنعتی اِدارے میں وہاں کے کارکنوں، مزدوروں اور محنت کشوں کے لئے ایک مخصوص حد تک حصص کی ملکیت لازمی قرار دی جائے گی۔

۳۔ محنت کشوں اور مزدوروں کی کم سے کم ماہانہ تنخواہ 5,000 روپے مقرر کر دی جائے گی۔

۴۔ تمام کارخانوں اور نجی شعبوں کے مزدوروں کو بنیادی ضروریات کی فراہمی ریاست کے ذمہ ہوگی۔

۵۔ 5 ہزار تک آمدنی والے مزدوروں اور محنت کشوں پر کسی قسم کا ٹیکس نہیں ہوگا۔

۶۔ تمام مزدوروں اور محنت کشوں کی آمدنی میں 100 فیصد اِضافے کے لئے تنخواہوں کی Indexation کی جائے گی تاکہ اِفراطِ زر اور مہنگائی کے تناسب سے اُن کی تنخواہیں اور اُجرتیں از خود مہنگائی کے برابر بڑھ جائیں۔

۷۔ عورتوں اور بچوں کی زبردستی کی مزدوری اور کم معاوضہ پر کام کروانے کا استحصالی نظام جڑ سے اکھاڑ دیا جائے گا اور ایسے ہر اقدام کا مکمل سدباب کیا جائے گا، جو جبری مشقت کی وجہ بنتا ہے۔

۸۔ اَفرادی قوت کی تربیت کے لئے اقدامات کئے جائیں گے تاکہ ہر شخص کو کم از کم نجی سطح پر اِس قابل بنایا جا سکے کہ وہ اِقتصادی سرگرمیوں کے فروغ کے قابل ہو سکے۔

روزگار

(Jobs)

پاکستان میں جس شرح سے آبادی بڑھ رہی ہے اُس رفتار سے روزگار کے مواقع میں اِضافہ نہیں ہو رہا۔ بیروزگاری کی شرح میں خطرناک حد تک اِضافہ ہو چکا ہے۔ 'پاکستان عوامی تحریک' نوجوانوں کو روزگار کے مواقع مہیا کرنے کے لئے پرائیویٹ سیکٹر کے تعاوُن سے درجِ ذیل اِقدامات کرے گی:

۱۔ بے روزگار تربیت یافتہ افراد کے لئے خود روزگار سکیم کے تحت 10 ہزار سے 10 لاکھ تک قرضے فراہم کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں حکومت صنعت، زراعت، تجارت، آبپاشی، بجلی، ہاؤسنگ اور دیگر فیلڈز میں نئے قومی اِقتصادی منصوبے شروع کرے گی، جن سے لاکھوں اَفراد کو روزگار ملے گا اور قومی سرمائے اور محصولات میں اِضافہ ہوگا۔

۲۔ بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے پانچ سالہ منصوبہ شروع کیا جائے گا، جس کے تحت درجِ ذیل شعبوں میں 50 لاکھ اَفراد کو روزگار فراہم کیا جائے گا:
چھوٹی صنعتوں کے قیام کے لئے 5 اَفراد کے گروپ کو فی کس 2 لاکھ روپے کے حساب سے کُل 10 لاکھ روپیہ تک قرضِ حسنہ دیا جائے گا، جس سے ایک صنعتی یونٹ قائم ہوگا، اور اُس میں 10 اَفراد کو روزگار ملے گا۔

۴۔ بیروزگار افراد کو مناسب روزگار نہ ملنے تک تعلیم یا ضرورت کے تناسب سے بیروزگاری الاؤنس دیا جائے گا۔

۵۔ بین الاقوامی ملازمتوں کی اِطلاعات کے لئے ایک مرکز قائم کیا جائے گا۔ دُنیا بھر میں خاص مہارت کے افراد نہ ملنے کی وجہ سے بے شمار ملازمتوں کی اسامیاں خالی رہتی ہیں۔ اس مرکز میں بین الاقوامی ملازمتوں کے اِمکانات کا مطالعہ کر کے اُن کے لئے پاکستانی ماہرین تیار کئے جائیں گے۔

صحت

(Health)

پاکستان میں ہیلتھ سروسز کی صورتحال نہایت اَبتر ہے۔ 'پاکستان عوامی تحریک' کی حکومت صحت کے لئے 5% بجٹ مختص کرے گی، اور شہریوں کی صحت کے بہتر معیار کے لئے درجِ ذیل اِقدامات کرے گی:

عوام سب سے پہلے

۱۔ قومی سطح پر نیشنل ہیلتھ سروس (National Health Service) قائم کی جائے گی، جو ہر شہری کے لئے بنیادی صحت کی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنائے گی اور ملک بھر میں صحت کے عالمی معیار کے حصول کے لئے بہتر کارکردگی کا نظام وضع کرے گی۔ اس کے تحت مندرجہ ذیل اِقدامات کئے جائیں گے:

i- ہر 50 ہزار افراد کے لئے ایک ہسپتال ہوگا، یوں 1,931 نئے ہسپتال بنیں گے۔

ii- ہر 500 افراد کے لئے ایک ڈاکٹر ہوگا، یوں 1,88,971 نئے ڈاکٹرز تعینات کئے جائیں گے۔

iii- ہر 500 افراد کے لئے ایک ہاسپٹل بیڈ ہوگا، یوں 1,86,887 نئے بیڈز مہیا کئے جائیں گے۔

iv- ہسپتالوں میں تیز اور مستعد میڈیکل سروس فراہم کی جائے گی۔

v- ہر شہری کے لئے بنیادی حفظانِ صحت کی سہولت ہوگی۔

vi- ہسپتالوں کی صفائی اور مریضوں کو دی جانے والی خوراک کا معیار بہتر کیا جائے گا۔

vii ہسپتالوں کے سٹاف کی جدید خطوط پر پیشہ ورانہ تربیت کی جائے گی اور اُنہیں Patient-friendly بنایا جائے گا۔

viii- ہسپتالوں میں جدید آئی ٹی سسٹم مہیا کیا جائے گا تاکہ ڈاکٹرز دُنیا بھر میں بیماریوں اور صحت کے حوالے سے ہونے والی ریسرچ سے آگاہ ہوسکیں۔

۲۔ غربت، جہالت، شہروں اور دیہاتوں میں بے تحاشا آبادی، ماحولیاتی آلودگی، صاف پانی کی عدم فراہمی، نکاسیِ آب کا ناقص انتظام اور خوراک میں ملاوٹ جیسے عناصر نے بیماری اور خراب صحت کی شرح میں بے تحاشا اِضافہ کیا ہے۔ ہماری حکومت مختلف سرکاری محکموں کی مربوط کوششوں سے ناقص صحت کے تمام اَسباب کے خاتمہ کو یقینی بنائے گی۔

۳۔ 5 ہزار سے کم آمدنی والے اَفراد کو مفت علاج کی سہولت فراہم کی جائے گی۔

۴۔ مختلف علاقوں میں ایمرجنسی ہیلتھ سنٹرز بنائے جائیں گے، جہاں کسی ناگہانی آفت یا حادثہ کی صورت میں لوگ بروقت اِبتدائی طبی اِمداد حاصل کرسکیں گے۔

۵۔ عوام کی زندگی سے کھیلنے والے عطائیوں (Quacks) کے طبی پریکٹس کرنے پر کلیتاً پابندی عائد کردی جائے گی۔

۶۔ شہریوں کی صحت کی حفاظت، بیماری کی صورت میں بروقت طبی سہولیات کی فراہمی اور غریب عوام کو سرکاری سطح پر علاج معالجہ کی سہولیات کی فراہمی کے لئے نیشنل ہیلتھ اِنشورنس کا نظام نافذ کیا جائے گا۔

۷۔ خوراک اور اَدویات میں ملاوٹ کرنے والوں کے لئے سخت تادیبی قوانین نافذ کئے جائیں گے۔

عوام سب سے پہلے

۸۔ اِس وقت ملک میں کوئی میڈیکل یونیورسٹی موجود نہیں، میڈیکل ایجوکیشن کو عالمی معیار کے مطابق ترقی دینے کے لئے میڈیکل یونیورسٹی قائم کی جائے گی۔

۹۔ نفسیاتی اور ذِہنی اَمراض کے خاتمہ اور جرائم پیشہ و منشیات کے عادی لوگوں کی بحالی کے لئے Psycho-Therapy Centres قائم کئے جائیں گے۔

۱۰۔ صحت کے لئے نقصان دہ گھریلو، زمینی اور فضائی ماحول کو مکمل طور پر حفظانِ صحت کے اُصولوں کے مطابق ڈھالا جائے گا۔ یہ محکمہ درجِ ذیل اِقدامات یقینی بنائے گا:

- i- ہر شہری کو صاف پانی کی سہولت کی فراہمی
- ii- فضائی آلودگی کے خلاف ملک گیر مہم
- iii- خواتین اور بچوں کو صحت کی سہولیات میں فوقیت
- iv- کوڑا کرکٹ کا خاتمہ
- v- ایمونائزیشن پروگرام کا فروغ

۱۱۔ گزشتہ چند سالوں سے ملک میں ہیپا ٹائیٹس تیزی سے پھیل رہا ہے، اُس کے خاتمے کے لئے جنگی بنیادوں پر ملک گیر ویکسی نیشن مہم شروع کی جائے گی۔

۱۲۔ منشیات کی پیداوار اور گھناؤنا کاروبار سختی سے کچل دیا جائے گا، اور اس میں ملوث افراد کو قرار واقعی سزائیں دی جائیں گی۔

۱۳۔ دیہات میں طبی پریکٹس کو پرکشش بنانے کے لئے Rural Incentive Programme شروع کیا جائے گا تاکہ ڈاکٹر شہروں کے ساتھ ساتھ دیہاتوں میں بھی خدمات انجام دیں۔

۱۴۔ ملک میں رائج مختلف طریقہ ہائے علاج میں بہترین خدمات فراہم کرنے والے ڈاکٹروں کی حوصلہ اَفزائی کے لئے اُنہیں سالانہ اِنعامات و اِعزازات دیئے جائیں گے۔

۱۵۔ زندگی بچانے والی ادویات کی ملکی سطح پر معیاری تیاری کے اِقدامات کئے جائیں گے تاکہ عوام کو اُن اَدویات کی سستی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

بہتر حکومتی نظم ونسق

(Good Governance)

’پاکستان عوامی تحریک‘ کے نزدیک موجودہ صورتحال کے مقابلے میں آنے والے بہتر مستقبل کا پاکستان صرف بہتر حکومتی نظم ونسق (Good Governance) ہی سے ممکن ہے، کیونکہ بہتر اِنتظامی، معاشی اور فلاحی فضا سے ہی عوام کو موجودہ مسائل سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔ بیوروکریسی کو صرف حکومت کرنے والے اِدارے کی بجائے ذمہ دار (Responsible) اور عوامی مسائل حل کرنے والے (Responsive) اِدارے میں بدلا جائے گا:

۱۔ ہماری حکومت ملک میں بہتر حکومتی نظم ونسق (Good Governance) کے قیام کے لئے ہر سطح پر مثبت اَندازِ حکمرانی کی اِن بنیادوں کو استوار کرے گی:

i۔ فوری اِحتساب (Quick Accountability)

فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی برتنے پر ہماری حکومت سرکاری عہدیداران کا فوری اِحتساب کرے گی تاکہ عوام کو کسی بھی شعبے سے شکایت نہ ہو۔

ii۔ شفافیت (Transparency)

ہر شعبۂ زندگی میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لئے بروقت ضروری اور صحیح معلومات عوام کے لئے ناگریز ہوتی ہیں۔ شفافیت (Transparency) میں متعلقہ معلومات تک عوام کی آزادانہ رسائی بھی ہوتی ہے۔

iii۔ پبلک اینڈ پرائیویٹ پارٹنرشپ (Public & Private Partnership)

’پاکستان عوامی تحریک‘ نظامِ حکومت کو بہتر کرنے کے لئے عوامی شراکت کو بنیادی اُصول کے طور پر اپنائے گی۔ ہر حکومتی منصوبے میں عوام کی عملی شراکت کو یقینی بنایا جائے گا۔

iv۔ پیش بینی کی صلاحیت (Predictability)

۲۔ ایسا نظام وضع کیا جائے گا جس سے سرمایہ کار اپنے نفع اور نقصان کا بڑے واضح طریقے سے اَندازہ لگا سکیں۔ ایمرجنسیز، ناگہانی آفات اور سرمایہ کاری میں حائل متوقع رکاوٹوں کا اِزالہ کرنے کے لئے پیش بندی کی جائی گی۔

۳۔ ’پاکستان عوامی تحریک‘ بہتر حکومتی نظم ونسق (Good Governance) کے قیام کے لئے درجِ ذیل اِقدامات کرے گی:

i- حکومت کی مالیاتی کارکردگی کی اِصلاح

ii- حکومتی اُمور میں عوام کے ہر طبقے کی شمولیت

iii- حکومتی اِداروں پر عوام کے اِعتماد کی بحالی

iv- اِنسانی حقوق کی صورتحال کی بہتری

v- جان و مال اور کاروبار کی حفاظت کی ضمانت

vi- دادرسی اور اِحتساب کے نظام کا مؤثر نفاذ

vii- پورے نظام سے سیاسی اثر و رسوخ اور مداخلت کا خاتمہ

۴۔ 'پاکستان عوامی تحریک' کی حکومت بیورو کریسی کے غیر ضروری حجم کو کم کر دے گی۔ اِس سارے نظام کو ختم کر کے سیکشن افسر کے اوپر صرف ایک ذمہ دار افسر مقرر کیا جائے گا۔

۵۔ صدر، وزیراعظم، گورنرز اور وزرائے اعلیٰ کو شہریوں کے درجے کی رہائشی سہولتیں فراہم کی جائیں گی اور ان کی بڑی بڑی سرکاری رہائش گاہوں کو عوامی فلاح کے لئے حسبِ ضرورت ہسپتالوں اور خواتین کی یونیورسٹیوں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

۶۔ ملکی خزانے پر بے تحاشا بوجھ بننے والی سرکاری مراعات اور سہولیات واپس لے لی جائیں گی۔

اِنصاف

(Justice)

'پاکستان عوامی تحریک' کی حکومت عوام کو فوری اور سستا اِنصاف مہیا کرے گی۔ عوام کو فوری اِنصاف کی فراہمی کے لئے ملک کے عدالتی نظام کو نہایت مؤثر بنایا جائے گا۔

۱۔ تیز اور فوری اِنصاف مہیا کرنے کے لئے عدالتی نظام کے ڈھانچے میں تبدیلی کی جائے گی، جس کے تحت عدلیہ کے اِختیارات کو تقسیم کرتے ہوئے نچلی سطح تک لایا جائے گا۔ اِس طرح ایک نیا عدالتی ڈھانچہ درجِ ذیل شکل میں تشکیل پائے گا:

i- مرکزی سطح پر فیڈرل کورٹ (Federal Court) کا قیام

-ii صوبائی سطح پر سپریم کورٹ (Supreme Court) کا قیام

-iii ضلعی سطح پر ہائی کورٹ (High Courts) کا قیام

-iv تحصیل کی سطح پر میونسپل کورٹ (Municipal Courts) کا قیام

-v یونین کونسل کی سطح پر لوکل کورٹ (Local Courts) کا قیام

۲۔ عدلیہ کے تمام ججوں کی کارکردگی بڑھانے کے لئے اُن کی تنخواہوں میں خاطر خواہ اِضافہ کیا جائے گا تاکہ وہ مکمل آسودگی اور یکسوئی کے ساتھ اپنے فرائض منصبی سے عہدہ برآ ہو سکیں۔

۳۔ عوام کو تیز اور فوری اِنصاف کی فراہمی کے لئے درج ذیل اصلاحات نافذ کی جائیں گی:

-i Criminal Cases کا فیصلہ 3 ماہ میں ہوگا۔

-ii Civil Cases کا فیصلہ 6 ماہ میں ہوگا۔

-iii کوئی مقدمہ اِس سے زیادہ مدت تک عدالت میں نہیں روکا جائے گا۔

-iv تمام مقدمات میں صرف 2 اپیلوں کا حق دیا جائے گا۔

-v پہلی اپیل کا فیصلہ ایک ماہ کے اندر کیا جائے گا۔

-vi دوسری اور حتمی اپیل کا فیصلہ مزید ایک ماہ میں کیا جائے گا۔

-vii مزدوروں کو فوری انصاف کی فراہمی کے لئے سپیشل لیبر اینڈ انڈسٹریل کورٹس قائم کی جائیں گی۔

۴۔ شہریوں کے حقوق کے تحفظ اور اُنہیں فوری اور مفت اِنصاف کی فراہمی کے لئے قانونی اِمداد کا محکمہ قائم کیا جائے گا۔

۵۔ شہریوں میں قانون سے متعلق ضروری اور روزمرہ معاملات سے متعلق معلومات میں آگہی کے لئے قانونی تربیت کے مراکز قائم کئے جائیں گے۔ جہاں مختصر کورسز اور ورکشاپس کے ذریعے شہریوں کو قانونی تربیت دی جائے گی۔

کرپشن

(Corruption)

ہر طرح کی غیر قانونی سرگرمیاں کرپشن کا حصہ ہیں، مگر کرپٹ رویئے اور عمل کو جامع انداز میں بیان کرنے والی کوئی تعریف موجود نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر کرپٹ لوگ سزا سے بچ جاتے ہیں۔ ہماری حکومت کرپشن کے خاتمے کے لئے قانونی ذرائع آمدنی اور موجود اثاثوں و معیارِ زندگی میں واضح تفاوت، اِختیارات کا ناجائز اور غیر متعلقہ مقاصد کے لئے اِستعمال، بدعنوانی (Misfeasance)، سرکاری اِختیار کا غلط اِستعمال (Misconduct)، رشوت خوری (Bribery)، فرائض کی اِنجام دہی میں کوتاہی (Negligence in Duty)، سرکاری و عوامی اثاثوں میں غبن (Embezzlement)، جعلسازی (Counterfeiting) اور مالیاتی گھپلوں اور سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے معاشی طور پر ناقابلِ عمل اور غیر معیاری تعمیراتی منصوبوں کا اِجرا جیسی کرپٹ سرگرمیوں کے خاتمے کے لئے درج ذیل مؤثر اِقدامات کرے گی:

۱۔ اِنسدادِ رشوت ستانی ایکٹ 1947ء کا عملی نفاذ کیا جائے گا۔

۲۔ قومی اِحتساب بیورو کی تشکیلِ نو کی جائے گی۔

۳۔ تحقیقاتی کمیشن برائے کرپشن کا قیام {Commission for Research on Corruption (CRC)} عمل میں لایا جائے گا۔

۴۔ کرپشن کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے نگران کمیشن قائم کیا جائے گا۔

۵۔ ملک میں کرپشن کی لعنت کو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کرنے کے لئے درج ذیل اِقدامات بھی کئے جائیں گے:

i- اِمتناعی اِقدامات

ii- تعزیری اِقدامات

iii- اِنتظامی اِقدامات

iv- نظام کی شفافیت کے اِقدامات

۶۔ نادہندگان کے اثاثہ جات اور جائدادیں ضبط کر لی جائیں گی، اور قوم کا ایک پیسہ بھی کسی کو ہڑپ کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ضلعی سطح پر اِحتساب عدالتیں قائم کی جائیں گی۔ کرپشن کیسوں کا جلد فیصلہ کرنے کے لئے سمری اِحتساب عدالتوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

۷۔ معاشرے کو بیوروکریسی اور سیاسی عہدہ داروں کی کرپشن سے پاک کرنے کے لئے کرپشن کے مرتکب مجرموں کو کڑی سزا دینے کے لئے ہمہ جہت اِحتساب کیا جائے گا اس کے تحت قانونی اِحتساب (Legal Accountability)، اِنتظامی اِحتساب (Administrative Accountability)، سیاسی اِحتساب (Political Accountability) اور مالیاتی اِحتساب (Financial Accountability) کیا جائے گا۔

۸۔ انگریز حکمرانوں کے اختیار میں اضافہ کے لئے بنائے گئے قوانین جو اَب تک رائج ہیں بدل دیئے جائیں گے۔

۹۔ سرکاری حکام ہر سال اپنے خاندان کے تمام افراد کی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد، بنک بیلنس اور دیگر اثاثوں کا ایک بیان حکومت کو پیش کریں گے جو عوام کی رسائی میں ہوگا۔

۱۰۔ سرکاری اِداروں میں ملازمین کی ترقی اور ان اِداروں کے ذریعے عوام کے مفاد میں کئے جانے والے تمام فیصلے ہر روز اُس محکمے کے نوٹس بورڈ پر عوام کی اطلاع کے لئے آویزاں کئے جائیں گے۔

۱۱۔ دیانتداری کا کلچر پیدا کرنے کے لئے بیوروکریسی کے ششماہی خود اِحتسابی اِجتماعات منعقد کئے جائیں گے، جن میں بری شہرت کو خود اِحتسابی کے لئے اور اچھی شہرت کو مثال کے طور پر پیش کیا جائے گا۔

۱۲۔ کرپشن سے پاک ماحول پیدا کرنے کے لئے:
اِنتظامی مشینری میں سیاسی نمائندوں کے کرپشن پر مشتمل تعلق کا رکو ختم کر دیا جائے گا اور عوام کی آگہی کے لئے سماجی اور معاشرتی سطح پر کرپشن کے خلاف ملک گیر مہم چلائی جائے گی۔

۱۳۔ ریاستی سطح پر کرپشن کے خاتمے کو یقینی بنانے کے لئے Association of States Against Corruption سے مؤثر رابطہ قائم کیا جائے گا۔

جرائم اور قانون

(Crime & Law)

معاشرے کو جرائم سے پاک کرنے کے لئے لوگوں کی عزت، جان اور مال کے تحفظ اور دہشت گردی کے خاتمے کے ساتھ 100% تحفظ کا ماحول مہیا کرنے کے لئے بین الاقوامی انداز کے ساتھ اِصلاحات کی ضرورت ہے۔ 'پاکستان عوامی تحریک' کی حکومت جرائم کے خاتمے

عوام سب سے پہلے

کے لئے سخت اور جرائم کے اَسباب کے خاتمے کے لئے سخت تر ہوگی۔ 'پاکستان عوامی تحریک' نے اِس سلسلے میں اِنقلابی اقدامات اور جدید اِصلاحات پر مبنی پلان وضع کیا ہے۔

۱۔ ملک میں جرائم کے خاتمے کے لئے قانون کی نظر میں برابری کی پالیسی اپنائی جائے گی کیونکہ جرائم سے نمٹنے کے لئے قانون پر عملدر آمد ہی سب سے بڑا ہتھیار ہے۔

۲۔ پولیس کی کارکردگی میں بہتری پیدا کرنے اور اِس محکمے کے کرپٹ رویئے کو ختم کرنے کے لئے اُسے مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کر دیا جائے گا:

- i- انٹیلی جنس پولیس (جرائم کا قبل از وقت پتہ چلانے والی پولیس)
- ii- دہشت گردی کے خاتمے کی پولیس
- iii- تفتیشی اور تحقیقاتی پولیس
- iv- لاء اینڈ آرڈر کی ذمہ دار پولیس
- v- ٹریفک پولیس

۳۔ اَمن واَمان کی صورتحال مثالی بنانے کے لئے پولیس کی پیشہ ورانہ ترقی کا نظام وضع کیا جائے گا۔ اِس سلسلے میں ماہرین کی زیرِ نگرانی ورکشاپس، سیمینارز اور ریفریشر کورسز منعقد کروائے جائیں گے۔ تفتیش میں غیر اِنسانی سلوک کی بجائے پولیس کو جدید نفسیاتی طریقے سکھائے جائیں گے۔

۴۔ بہترین اور دیانتدار پولیس افسران کو 'پرائڈ آف پرفارمنس' اور دیگر قومی اِعزازات سے نوازا جائے گا تاکہ لوگ پولیس سے محبت کریں اور اُنہیں اپنا محافظ سمجھیں۔

۵۔ معاشرے میں جرائم کی بدترین صورتحال کے خاتمہ کے لئے امن دشمن عناصر سے آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا۔

۶۔ معاشرے کو جرائم سے پاک کرنے کے لئے عوام کا تعاوُن یقینی بنایا جائے گا، اور ہر شخص کو قانون سے تعاوُن کی ذمہ داری کا اِحساس دلایا جائے گا۔

۷۔ علاقے کے SHO کو پابند کیا جائے گا کہ وہ 48 گھنٹے کے اندر اندر واردات کا پتہ لگا کر ملزموں کو حراست میں لے۔

۸۔ ایک محفوظ اور پرامن معاشرے کے قیام کے بعد ذاتی حفاظت یا نمود و نمائش کے لئے اسلحہ رکھنے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی، لہٰذا معاشرے کو اسلحہ سے مکمل طور پر پاک کر دیا جائے گا۔

۹۔ پاکستان میں منشیات کے سمگلروں کے لئے موت کی سزا ہے، مگر اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔ اس پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے گا۔

۱۰۔ اِس وقت پاکستان دہشت گردی کی عالمی لہر کی زد میں ہے۔ دہشت گردی کے مختلف طریقوں سے نمٹنے کے لئے پولیس کو عالمی معیار کی خصوصی تربیت دی جائے گی، اور جدید ترین سہولتوں سے لیس کیا جائے گا۔

۱۱۔ اِغوا، ڈاکہ زنی، عصمت دری، قتل اور امن عامہ کی تباہی جیسے جرائم کے خاتمے کے لئے اُن کی سزاؤں کو مزید سخت کیا جائے گا تاکہ معاشرے سے یہ ناسور کلیتاً ختم ہو سکیں۔

۱۲۔ مجرموں کو جرم کے ارتکاب پر صرف سزائیں ہی نہیں دی جائیں گی بلکہ اُن کی اِصلاح اور اَخلاقی ونفسیاتی بحالی کے لئے بھی اقدامات کئے جائیں گے۔

مواصلات

(Communications)

ہماری حکومت مواصلات کے انفراسٹرکچر، جدید پراجیکٹس کی پلاننگ اور تکمیل کے عمل کو تیز تر کرنے کے لئے اِقدامات کرے گی:

۱۔ تیز رفتار ٹرانسپورٹ نیٹ ورک قائم کرنے کے لئے ملک بھر کے تمام شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان ہائی سپیڈ ایکسپریس ویز اور الیکٹرک ٹرانسپورٹیشن (High Speed Express Ways & Electric Transportation) کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

۲۔ ریلوے ٹرانسپورٹ کی بہتری کے لئے دس سالہ ٹرانسپورٹ پلان شروع کیا جائے گا۔

۳۔ صنعتی اور تجارتی شہروں میں ایئرپورٹس تعمیر کئے جائیں گے۔

۴۔ پہلے سے موجود 3 مقامی اور 2 بین الاقوامی بندرگاہوں کو وسعت دیتے ہوئے اُنہیں بین الاقوامی معیار کے مطابق اَپ گریڈ کیا جائے گا۔

خواتین

(Women)

ملک کو مثالی فلاحی اور ترقی یافتہ مملکت بنانے کے لئے قومی ترقی کے عمل میں مردوں اور خواتین کی برابر شرکت ضروری ہے، مگر ماضی میں کم و بیش زندگی کے ہر شعبے میں خواتین کو نظر انداز کیا گیا۔ 'پاکستان عوامی تحریک' قومی زندگی کی اس خلیج کو ختم کرتے ہوئے خواتین کے لئے ہر شعبہ زندگی میں یکساں مواقع پیدا کرے گی:

۱۔ خواتین کے لئے موجود تعلیمی اداروں کی تعداد بڑھائی جائے گی تاکہ خواتین کی شرح خواندگی میں بھی مردوں کی طرح اضافہ ہو سکے۔

۲۔ خواتین کی تعلیمی قابلیت کو قومی تعمیر کے دھارے میں منتقل کیا جائے گا اور انہیں ایسے مواقع مہیا کئے جائیں گے جس سے اعلیٰ ملازمتوں میں اُن کی شرح شمولیت میں اِضافہ ہو۔

۳۔ خواتین کے لئے مردوں کے برابر ہر سطح پر ہر ممکنہ قسم کے روزگار کے مواقع یقینی بنائے جائیں گے۔

۴۔ خواتین کے عائلی، تعلیمی، ثقافتی، سماجی اور سیاسی حقوق کو مکمل تحفظ دیا جائے گا اور ان میدانوں میں ان کی کارکردگی میں ترقی اور فروغ کے لئے ٹھوس اِقدامات کئے جائیں گے۔

۵۔ اِزدواجی اور سماجی زندگی میں خواتین کو ناجائز ظالمانہ سلوک اور وراثت سے محروم رکھنے کے اِمکانات کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔

اقلیتیں

(Minorities)

۱۔ اقلیتوں کو قومی دھارے میں برابر کا حصہ دار بنایا جائے گا اور اِمتیازی قوانین ختم کئے جائیں گے۔

۲۔ پاکستانی معاشرے میں اقلیتوں کے خلاف زیادتیاں ناممکن بنا دی جائیں گی اور ان کے لئے عمومی معاشرتی میل جول کی بہتر فضا قائم کی جائے گی۔

۳۔ آئین و قانون میں اقلیتوں کو دیئے جانے والے تحفظ اور حقوق پر بھرپور طریقے سے عمل درآمد کیا جائے گا۔

نوجوان

(Youth)

۱۔ نوجوانوں کی وزارت کو ہر سطح پر فعال اور مؤثر بنایا جائے گا۔

۲۔ مرکز سے لے کر یونین کونسل کی سطح تک نوجوانوں کے مسائل کے حل کے لئے ایک شعبہ قائم کیا جائے گا۔

۳۔ قومی اہمیت کی پالیسیوں کی تشکیل میں نوجوانوں کے نمائندوں کو بھی شامل کیا جائے گا۔

۴۔ نوجوانوں کو معاشی تعطل اور بے روزگاری سے نجات دِلانے کے لئے پیشہ ورانہ عملی تربیت کے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

۵۔ نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے لئے خصوصی تعلیمی فنڈ قائم کیا جائے گا۔

۶۔ ہماری حکومت بیروزگاری کے خاتمہ کے پانچ سالہ پلان کے ذریعے موجودہ 25 لاکھ بے روزگار افراد کو روزگار فراہم کرے گی۔

کھیل

(Sports)

’پاکستان عوامی تحریک‘ کی حکومت ملک میں کھیلوں کے فروغ اور کھلاڑیوں کے حقوق کے تحفظ کے اقدامات کرے گی:

۱۔ کھیلوں کے فروغ کے لئے ’پاکستان سپورٹس بورڈ‘ کے کردار کو موثر بنایا جائے گا۔

۲۔ نیشن اِن اولمپکس (Nation in Olympics) پروگرام شروع کیا جائے گا تاکہ پاکستانی نوجوان عالمی سطح پر کھیلوں میں شمولیت کے قابل ہوسکیں۔

۳۔ کھیلوں میں در آنے والی کرپشن کے خاتمہ کے لئے قوانین بنائے جائیں گے تاکہ کھیلوں کے ذریعے قومی وقار میں اِضافہ ہو۔

سیاحت

(Tourism)

سیاحت کے فروغ کے لئے 'پاکستان عوامی تحریک' کی حکومت سیاحت کو صنعت کا درجہ دیتے ہوئے جامع منصوبہ بندی کے تحت اِقدامات کرے گی:

۱۔ ہماری حکومت مقامی اور بیرونی سطح پر پرائیویٹ سیکٹر کو Incentives دے گی تاکہ وہ سیاحتی حوالے سے اہم علاقوں میں رہائشی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے سرمایہ کاری کرے۔

۲۔ ہماری حکومت قدیم تاریخی مقامات کی حفاظت کے لئے خصوصی اِنتظامات کرے گی۔

۳۔ سیاحت کے فروغ کے لئے ملک میں موجود قومی باغات اور سیرگاہوں کی توسیع کی جائے گی اور اُن کا معیار بہتر کیا جائے گا۔

۴۔ سیاحتی نقطۂ نگاہ سے اہم مقامات پر پرائیویٹ سیکٹر کے تعاون سے نئے پارک اور سیرگاہیں بھی تعمیر کی جائیں گی۔

آرٹ اور کلچر

(Art & Culutre)

'پاکستان عوامی تحریک' اندرون و بیرونِ ملک پاکستانی کلچر کے فروغ کے لئے یہ اِقدامات کرے گی:

۱۔ اِسلامی تاریخ اور قومی اَقدار کی عکاس ثقافت کو فروغ دیا جائے گا تاکہ وہ ملکی سطح پر قومی یکجہتی اور عالمی سطح پر پاکستان کی شناخت کی ضمانت دے۔

۲۔ قومی ثقافت کو سیاحتی حوالے سے بھی دُنیا بھر میں متعارف کروایا جائے گا۔

۳۔ علاقائی زبان و ادب اور ثقافت کے فروغ کے لئے اِلیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے اُن کی بین الصوبائی سطح پر اِشاعت کی جائے گی۔

۴۔ سائنس، آرٹ، کلچر، تفریح اور ٹورِزم کے لئے ملک کے تمام علاقوں میں 'سائنس اینڈ کلچر ورلڈز' (Science & Culture Worlds) کا قیامِ عمل میں لایا جائے گا۔
قیامِ عمل میں لایا جائے گا۔

۵۔ نئے فنکاروں کی تخلیقی صلاحیتوں کو نکھارنے اور فن کی تربیت کے لئے سینئر فنکاروں کی زیرِ نگرانی 'نیشنل آرٹ اکیڈمی' قائم کی جائے گی۔ علاوہ ازیں مختلف سطحوں پر ٹریننگ سنٹرز بھی بنائے جائیں گے۔

۶۔ مستحق فنکاروں کی امداد اور مالی معاونت کے لئے سپیشل بینیفٹ فنڈ (Special Benefit Fund) قائم کیا جائے گا۔

۷۔ دوست ممالک کے ساتھ ثقافتی روابط کو مستحکم کیا جائے گا۔

عوام سب سے پہلے

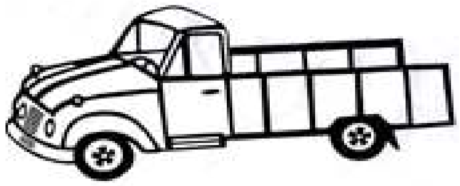

Central Secretariat
365-M, Model Town, Lahore
Election Hotline: (042) 111 140 140
info@pat.com.pk